خواتین کا اسلام

562 بدھ 14 صفر 1435ھ مطابق 18 دسمبر 2013ء

ناشکری کا غلاف

ہم نے گوندھا آٹا

مَاسی ی ی !!!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

القرآن

اللہ کی نعمتیں

اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے، اور اس کو جمانے کے لیے اس میں پہاڑ رکھ دیے ہیں، اور اس میں ہر قسم کی چیزیں توازن کے ساتھ اگائی ہیں۔ اور اس میں تمہارے لیے بھی روزی کے سامان پیدا کیے ہیں اور ان (مخلوقات) کے لیے بھی جنہیں تم رزق نہیں دیتے۔ اور کوئی (ضرورت کی) چیز ایسی نہیں ہے جس کے ہمارے پاس خزانے موجود نہ ہوں، مگر ہم اس کو ایک معین مقدار میں اتارتے ہیں۔ اور وہ ہوائیں جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں، ہم نے بھیجی ہیں، پھر آسمان سے پانی ہم نے اتارا ہے، پھر اس سے تمہیں سیراب ہم نے کیا ہے، اور تمہارے بس میں یہ نہیں ہے کہ تم اس کو ذخیرہ کر کے رکھ سکو۔ (الحجر، 9 تا 12)

تشریح: قرآن کریم نے کئی جگہ بیان فرمایا ہے کہ شروع میں جب زمین کو سمندر پر بچھایا گیا تو وہ ڈولتی تھی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا فرمائے، تاکہ وہ زمین کو جما کر رکھیں۔ (دیکھیے سورۂ نحل 15,16) اگرچہ ہر چیز کو رزق تو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، لیکن بعض پالتو جانور ایسے ہیں جنہیں انسان ظاہری طور پر چارہ فراہم کرتا ہے۔ ان کے علاوہ اکثر مخلوقات ایسی ہیں کہ جنہیں رزق مہیا کرنے میں ظاہری طور پر بھی انسان کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ ہم نے انسانوں کے لیے بھی رزق کے سامان پیدا کیے ہیں، اور ان مخلوقات کے لیے بھی جنہیں انسان ظاہری طور پر بھی کوئی غذا فراہم نہیں کرتا۔ عربی گرامر کی رو سے اس آیت کا ترجمہ ایک اور طرح بھی ممکن ہے، اور وہ یہ کہ: ”ہم نے تمہارے فائدے کے لیے اس (زمین) میں روزی کے سامان بھی پیدا کیے ہیں، اور وہ مخلوقات بھی پیدا کی ہیں جن کو تم رزق نہیں دیتے“۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدے کے لیے وہ مخلوقات بھی پیدا کی ہیں جن کو وہ ظاہری طور پر بھی رزق نہیں دیتا، مگر ان سے فائدہ اٹھاتا ہے، جیسے شکار کے جانور۔ (آسان ترجمہ قرآن)

الحدیث

اِقَالَه

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دو شخصوں کے درمیان کسی چیز کی بیع کا معاملہ ہوا اور فریقین کی طرف سے بات بالکل ختم ہوگئی۔ لین دین بھی ہوگیا۔ اس کے بعد کسی ایک نے اپنی مصلحت سے معاملہ فسخ کرنا چاہا، مثلاً خریدار نے جو چیز خریدی تھی، اس کو واپس کرنا چاہا یا بیچنے والے نے اپنی چیز واپس لینی چاہی تو اگرچہ قانونِ شریعت کی رو سے دوسرا فریق مجبور نہیں ہے کہ وہ اس کے لیے راضی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاقی انداز میں اس کی ترغیب دی ہے اور اس کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ شریعت کی زبان میں اسی کو ”اِقَالَہ“ کہا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اقالہ کا معاملہ کرے (یعنی اس کی بیچی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جائے) تو اللہ قیامت کے دن اس کی غلطیاں (یعنی اس کے گناہ) بخش دے گا۔ (سنن ابوداؤد)

تشریح: کسی چیز کو خرید کر یا بیچ کر آدمی واپس کرنا یا واپس لینا جب ہی چاہتا ہے جب محسوس کرتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، میں اس معاملہ میں نقصان اور خسارہ میں رہا اور دوسرا فریق نفع میں رہا۔ اس صورت میں دوسرے فریق کا معاملہ فسخ کر کے واپسی پر راضی ہو جانا بلاشبہ ایثار ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں اس ایثار ہی کی ترغیب دی ہے اور ایسا کرنے والے کو بشارت سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے قیامت میں اس کے قصوروں اور گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔ بلاشبہ بڑا نفع بخش ہے یہ سودا۔ (معارف الحدیث)

گلدستہ

غیبی نصرت:

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ انگریزوں نے قید کر کے بنگال کے ایک جیل خانے میں بند کر دیا۔ ایک ایسے تنگ و تاریک کمرہ میں قید کیا کہ جب سونے کی کوشش کرتے تو پاؤں کھول کر (ٹانگیں پھیلا کر) نہیں سو سکتے تھے۔ ایسے تنگ و تاریک اور گھٹے ہوئے ماحول میں مزید ستم ظریفی یہ کہ دیواروں کو گوبر سے لیپ دیا جاتا تاکہ دیوار پر گرد نہ ہو تو سید صاحب نماز کے لیے تیمم بھی نہ کر سکیں۔ گندگی اور تعفن کے سبب چند روز ہی میں شاہ صاحب کو خارش کی بیماری نے آلیا۔

کبھی کبھار لوٹے میں پانی ملتا تو بڑی احتیاط سے اسے خرچ کیا جاتا جو اکثر پینے کے کام میں (تازہ یا باسی) کام آجایا کرتا۔ ایک دفعہ ایک لوٹے میں پانی کچھ بچا کچھا رکھا تھا اچانک کہیں سے ایک سانپ نکل آیا اور اسی لوٹے کا پانی منہ ڈال کر پینے لگا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ”میں بہت حیران و پریشان ہوا کہ میرے پاس کسی قسم کا ہتھیار یا اوزار نہیں ہے تاکہ میں اس سانپ کو مار دوں۔ (خدا تعالیٰ کی قدرت) کہ سانپ کچھ پانی پی کر واپس چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد مجھے بہت پیاس محسوس ہوئی۔ اب میں سوچ میں پڑ گیا کہ اس لوٹے سے ہی سانپ نے پانی (میری آنکھوں کے سامنے) پیا ہے۔ پیاس کی شدت کی وجہ سے آخرکار مجبوراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اسی برتن سے پانی پینا شروع کیا جس سے سانپ نے پیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ کہ جونہی میں نے پانی پیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے (اس خارش کی بیماری) سے نجات دلائی اور صحت کاملہ عطا کی۔“

درود شریف کی فضیلت:

ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویس لکھنوی کی حکایت بیان کی کہ ان کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی، لکھ لیتے، اس کے بعد کام شروع کرتے۔ جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکرِ آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھیے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے: بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکار میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔

مولانا فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا، وہاں ایک مہینے تک عطر کی خوشبو آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بیان کیا اور فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔ (حضرت شیخ الحدیث) (ام ساریہ۔ کراچی)

محبوب کی پسند

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک حضور ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی شخص دنیا میں نہیں تھا، اس کے باوجود پھر بھی وہ حضور اقدس ﷺ کو دیکھ کر اس لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے کہ حضور ﷺ کو یہ پسند نہیں تھا۔ (شمائل ترمذی)

پیاورِسحر

ایمان کے ڈاکو

کچھ عرصے پہلے کی بات ہے کہ ایک خاتون کسی عامل کے پاس گئیں۔ انہیں اسی قسم کا کوئی مسئلہ درپیش تھا جس میں عموماً ظاہری تدابیر، علاج معالجے وغیرہ کو بے کار سمجھا جاتا ہے۔ چوں کہ اکثر خاوند حضرات خواتین کا عاملوں کے پاس زیادہ آنا جانا پسند نہیں کرتے، اس لیے خواتین کی عادت ہے کہ انہیں بتائے بغیر ہی چلی جایا کرتی ہیں۔ یہ خاتون اپنا مسئلہ لے کر عامل کے پاس گئیں تو اس نے بھاری فیس اینٹھنے کے علاوہ جہاں عمل کے طریقے کی دیگر عجیب وغریب شرائط بیان کیں، وہاں یہ بھی کہا کہ ایک قربانی دینا ہوگی۔ خاتون حیران ہوئیں کہ کس چیز کی قربانی مانگ رہا ہے۔ شاید بکرا وغیرہ قربان کرنا ہوگا۔ مگر عامل نے کہا کہ اسے سر کے بالوں کی قربانی دینا ہوگی، یعنی سر منڈوا کر رات بارہ بجے بال قبرستان میں دفن کرنا ہوں گے۔ لیجیے صاحب، خاتون اس پر بھی آمادہ ہوگئی۔

رات کو شوہر نامدار گھر تشریف لائے تو موصوفہ سر منہ لپیٹ کر کمبل میں پناہ گزین تھیں۔ دراصل وہ سر شام ہی سر منڈوا چکی تھیں اور اب اولے پڑنے سے خوفزدہ تھیں۔ شوہر کا سامنا کرنے سے ہچکچا رہی تھیں۔ چہرہ اور چہرے سے زیادہ سر چھپانے کی بڑی تگ ودو کی... مگر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی، آخر شوہر نے کمبل کھینچ ہی کر چھوڑا۔ اندر سے جو ایک سر منڈی عورت برآمد ہوئی تو چیخ مار کر بھاگے.... ساتھ ساتھ بیگم کو آوازیں بھی دے رہے تھے۔

"منے کی ماں کہاں ہو؟ یہ گھر میں کون گھس آیا ہے... اری سنتی ہو!"

بیوی کے لیے یہ غنیمت تھا کہ بلائے ناگہانی خود راہِ فرار اختیار کر رہی ہے مگر پھر اس بے چارے کی حالتِ زار پر ترس کھا کر بتا ہی دیا کہ جس کی آپ کو تلاش ہے، وہ بیگم بے غم میں ہی ہوں۔ پہلے تو شوہر کو یقین نہ آیا مگر جب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا تو رنج وحیرت سے سر تھام لیا۔ بے چارے تھے بڑے شریف، اس لیے سارا قصہ سننے کے بعد دو چار سنا کر خاموش ہوگئے۔ اگلے دن مارکیٹ کھلتے ہی وہ بیگم کو برقع پہنا کر لے گئے، تاکہ انہیں وگ پہنا کر کچھ گزارے کا سامان کر سکیں۔

سندھ اور پنجاب کے صوبائی اربابِ اقتدار نے ایک دو بار جعلی عاملوں کے خلاف آپریشن شروع کیے تھے مگر چند دکانیں بند کرنے کے سوا کچھ بھی نہ کر سکے۔ کاش کہ ملک میں کوئی ایسا قانون بن جائے جس کے تحت حکومتی سند کے بغیر کسی کو عملیات کا پیشہ اختیار کرنے کی اجازت نہ ہو۔ اس حکومتی سند کی اہلیت کے لیے جو شرائط ہوں، انہیں مستند علماء کرام کی آراء میں طے کیا جائے۔ جس طرح ہومیوپیتھی، ایلوپیتھی اور یونانی طریقۂ علاج ایک مستقل فن اور علم کا سمندر ہے، اسی طرح عملیات بھی ایک مستقل فن ہے...... یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں...... کاش کہ اربابِ حکومت اس گزارش پر غور کریں۔

مگر پتا نہیں یہ آرزو پوری ہوتی ہے کہ نہیں۔ اس لیے خواتین اسلام سے گزارش ہے کہ اللہ کے واسطے ان بے شرع عاملین سے دور ہی رہیں۔ اگر سخت ضرورت ہو تو کسی عالم باعمل سے رجوع کریں۔ اگر وہ کسی عامل کا بتا دیں تو اس کے پاس اپنے محارم کو بھیجنے میں حرج نہیں۔ اگر خود جانا ضروری بھی ہو تو محرم کے ساتھ جائیں اور یہ خیال کریں کہ بے پردگی ہرگز نہ ہو۔ خلافِ شرع کوئی چیز اگر دکھائی دے تو کتنے ہی علامہ اور مولانا کے سابقے نام کے ساتھ لگے ہوں، سمجھ جائیں کہ یہ اللہ کو ناراض کرنے والا شیطان کا چیلا ہے اور جو اللہ کو ناراض کرے، بھلا اس کے کسی عمل سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر کسی کو ہوگا بھی تو بطورِ امتحان کے ہوگا، کیونکہ غیر شرعی کام تو شیطان کو راضی کرتے ہیں، اس لیے ایسے عملیات کا اثر بھی شیطانی ہوتا ہے جس میں بعض اوقات ایمان کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

اور اس ضمن میں یہ بھی یاد رکھیے کہ جائز عملیات کی اجازت ضرور دی گئی ہے لیکن یہ اصل نہیں ہے۔ دنیا کے ہر شر کے مقابلے کے لیے مومن کا اصل ہتھیار تو قرآن اور مسنون دعائیں ہیں۔

حمد باری تعالیٰ

عاصی کرنالی

نفس ترا عیاں عیاں، نام تیرا رواں رواں
مدح تری سخن سخن، وصف تیرا بیاں بیاں

جلوہ ترا نظر نظر، یاد تری نفس نفس
بات تری دہن دہن، ذکر ترا زباں زباں

ابر ترے فلک فلک، پھول ترے زمیں زمیں
چاند ترے فضا فضا، نور ترا زماں زماں

تیری دمک کرن کرن، تیری ضیا چمن چمن
تیری مہک سمن سمن، تیرا کرم جہاں جہاں

کام میرا خطا خطا، شان تیری عطا عطا
میرے خدا کرم کرم، میرے کریم اماں اماں

مدیر اعلیٰ : مفتی فیصل احمد
مدیر : انجینئر مولانا محمد افضل
"خواتین کا اسلام" دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فون: 021 36609983
خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر www.dailyislam.pk سالانہ زرتعاون اندرون ملک: 600 روپے، بیرون ملک: 3700 روپے

ماسی ری ری!!!

امید ہے سمجھ گئے ہوں گے کہ کون سی ماسی ہماری مراد ہے۔ 'ماسی' ایک عام سا لفظ ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ عام ہونے کے باوجود بھی بہت خاص ہے اور 'ماسی' سمجھتی بھی اپنے آپ کو خاص ہے!!

"ماسی" قدیم وقتوں کا نام نہیں بلکہ ترقی یافتہ دورِ جدید کی ایجاد ہے کیوں کہ قدیم دور میں خواتین اپنے گھروں کے کام خود ہی کیا کرتی تھیں، اسی لیے صحت مند، تندرست رہتی تھیں اور آج کی عورت کو دیکھ لیں۔ اس 'ماسی' نے عورت کو کئی بیماریوں کی لپیٹ میں دے دیا ہے جن میں سرِ فہرست موٹاپا ہے۔

گھریلو کام 'ماسی' کے حوالے کرنے سے 'میم صاحبہ' گھر میں مریضہ بن کر رہ گئی ہیں۔ انسانی جسم کی نشوونما اور صحت کا راز قدرت نے حرکت میں رکھا ہے اور حرکت کام وغیرہ کرنے کی صورت میں ہی ہوتی ہے بصورتِ دیگر غیر متحرک جسم پر غیر معمولی تیزی سے چربی آنا شروع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دوا، علاج، ڈائٹنگ، ایکسر سائز جیسے خوف ناک عملوں سے گزرنے کے باوجود بھی بیماری برقرار رہتی ہے، یہ سب بھی 'ماسی' ہی کا مرہونِ منت ہے۔ خواتین تو کام نہ کرنے کی وجہ سے موٹاپے اور اس جیسی دوسری بیماریوں کا شکار ہوتی ہی ہیں جب کہ نوجوان لڑکیں بھی تندرست نہیں رہتیں۔

شگفتہ کنول بنت شیر محمد۔ علی پور

وہ لڑکیاں جو گھروں میں رہتی ہیں اور گھر کو 'ماسی' نے سنبھالا ہوا ہوتا ہے تو بے چاری لڑکیاں فارغ ہی رہتی ہیں اور فارغ ذہن آپ کو معلوم ہی ہے مختلف خیالوں اور سوچوں کی آماج گاہ بنا رہتا ہے ۔ آج کے عریاں اور فحش دور میں شیطانی، غلط وسوسوں سے کوئی بنی آدم محفوظ نہیں رہ سکتا، نتیجتاً گھروں میں فارغ رہنے والی لڑکیاں ڈپریشن کی مریض بن جاتی ہیں۔ یہ سب کیا دھرا بھی 'ماسی' کا ہی ہے، لیکن ہم بے انصافی نہیں کرتے، سارا قصور ماسی صاحبہ کا نہیں ہے، زیادہ قصور تو ہمارا ہی ہے جو ایک ایک کی منت کرکے دور دراز سے ماسی بلواتے ہیں اور اسے اچھا کھانا، کپڑے اور پرکشش تنخواہ کا لالچ دے کر اپنے گھر کو بگاڑنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ماسی سے گھر کا کام کروانا ایک فضول رواج بن چکا ہے۔

الحمدللہ ہمارا کبھی 'گھر بگاڑ ماسی' سے واسطہ نہیں پڑا۔ یہ وہ جملہ ہے جو ہم اکثر اوروں سے کہہ جاتے تھے مگر کبھی کبھی اپنا کہا سامنے بھی آ جاتا ہے۔ ہمارے امتحان قریب آئے تو گاؤں سے ایک لڑکی کام کے لیے بلوائی گئی (ہم اس بات کے بالکل حق میں نہیں تھے) مگر گھر والوں کے اصرار پر خاموش ہو گئے۔ خیر سے کچھ ہی دنوں میں وہ لڑکی پورے گھر پر قبضہ جما چکی تھی۔ ایک ڈیڑھ ماہ بعد پیپرز سے فارغ ہوئے تو گھر کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہمیں اپنے کمرے سے ناگواری بو کا احساس ہوا۔ ہم نے صبح ہی صبح اس سے کہا:

"سنو! تم تھک جاتی ہوگی آج صفائی میں کروں گی۔"

لڑکی کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا مگر ہم نے توجہ نہ دی اور آستینیں اوپر چڑھا لیں۔ سب سے پہلے چار پائیوں کی چادریں ہٹائیں۔ چادروں کا ہٹانا تھا کہ مٹی کی سوندھی سوندھی بو ہمارے نتھنوں سے ٹکرائی، پھر چار پائیوں کے ساتھ نیچے پڑے میٹرس کو ہٹایا تو یقین جانیے میٹرس کے نیچے تقریباً ہر قسم کے حشرات پناہ لیے ہوئے تھے۔ حیرت اس بات پر ہوئی کہ یہ چیزیں ہٹانے سے پہلے ہمیں ذرا بھی شک نہ گزرا تھا کہ ہمارے کمرے کی یہ حالت ہے۔ اب ہمیں یہ راز سمجھ میں آیا کہ وہ لڑکی صرف دو منٹ میں کیسے صفائی کر لیتی تھی۔ باقی کمروں کا حال بھی مختلف نہ تھا۔ سب سے زیادہ ترس ہمیں برآمدے میں رکھے ہوئے اس فریزر پر آیا جس کے پیچھے سارے گھر کا کوڑا جمع کیا جاتا رہا تھا۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ فریزر بے چارے کے پیچھے تمام پھلوں کے چھلکوں کے علاوہ طرح طرح کی مصنوعات کے ریپرز کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ ہم نے خوب گھر کی صفائی کی اور گھر سے نکلنے والا مواد جب اسے دکھا کر شرم دلانے کی کوشش کی تو وہ فوراً انکاری ہو گئی اور ایسے حیرت ظاہر کی جیسے اسے اس بارے میں بالکل علم نہ ہو۔ بہر حال اس دن کے بعد کسی دوسرے سے کام کروانے سے توبہ کر لی۔

میری تمام بہنوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنے گھروں کا کام خود کر کے صحابیات کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعادت حاصل کریں۔ گھر میں کام کرنے کی فضیلت بھی بہت زیادہ ہے۔ سارے کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اور ذکر اللہ کرتے ہوئے کریں گی تو بیٹھے بٹھائے اتنا اجر وثواب ملے گا جتنا مردوں کو بڑے بڑے اعمال میں ملتا ہے! اللہ کی رحمت تو ہر وقت اپنے بندوں کے لیے وسیع رہتی ہے بس ذرا شوق اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ پاک بے شمار انعامات واکرام سے نوازتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنی رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

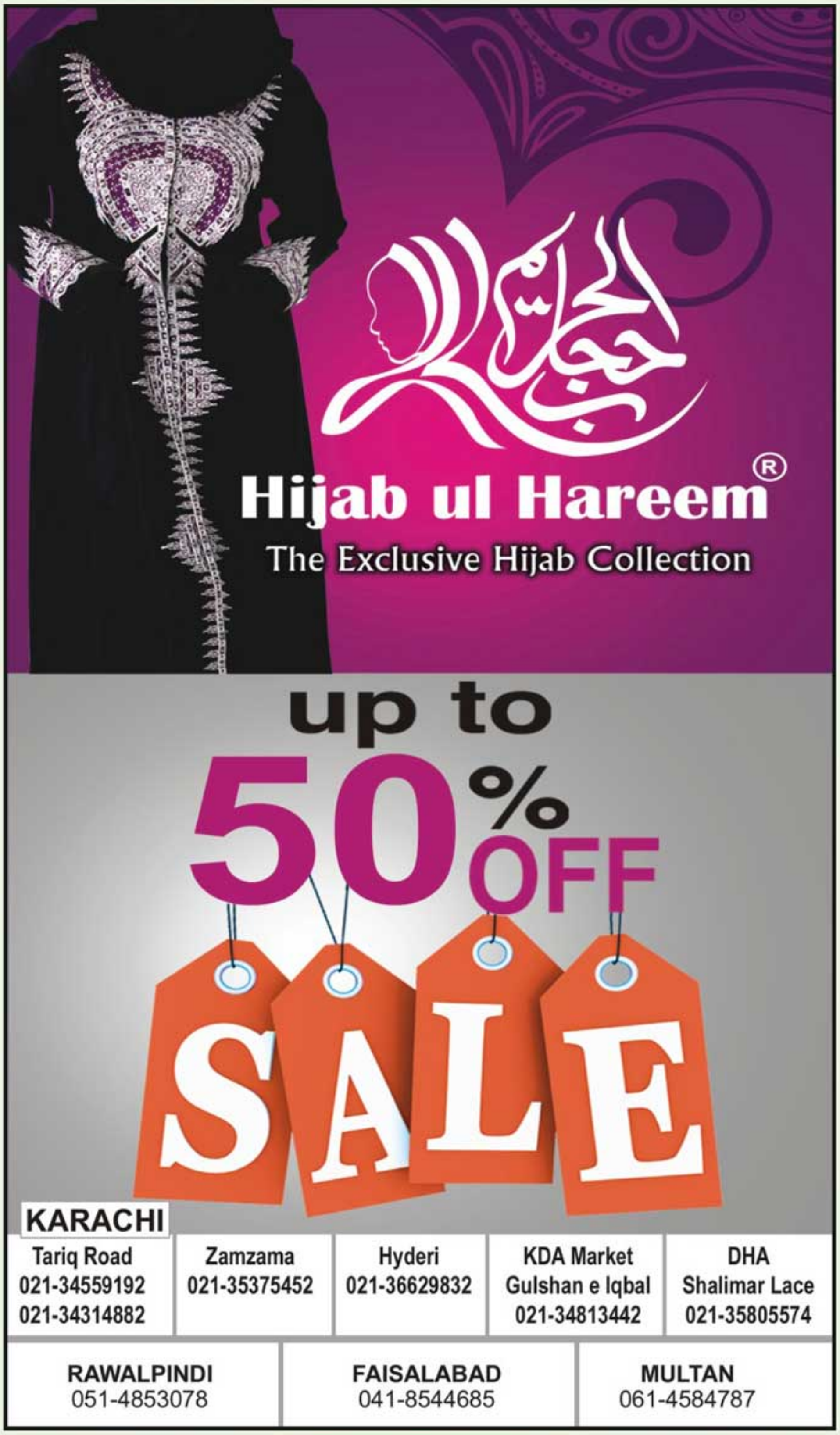
Hijab ul Hareem®
The Exclusive Hijab Collection
up to
50% OFF
SALE
KARACHI
Tariq Road 021-34559192 021-34314882
Zamzama 021-35375452
Hyderi 021-36629832
KDA Market Gulshan e Iqbal 021-34813442
DHA Shalimar Lace 021-35805574
RAWALPINDI 051-4853078
FAISALABAD 041-8544685
MULTAN 061-4584787

درد کا درماں

ریحانہ تبسم فاضلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

❖ باجی! میں حافظہ قرآن ہوں اور میری عمر 24 سال ہے لیکن میں وقت سے پہلے ہی 40 سال کی لگنے لگی ہوں۔ میری شادی کو چار سال ہوچکے ہیں اور دو بیٹیوں کی ماں ہوں۔ میری زندگی میں مادی سکون تو ہے لیکن روحانی سکون نہیں۔ ہر وقت بے چین رہتی ہوں کیوں کہ مجھے اب قرآن بھی صحیح طرح سے یاد نہیں۔ زندگی کے تمام کاموں میں بے برکتی ہے۔ کوئی کام ٹھیک سے نہیں ہوتا۔ ہر بات بھول جانے کی عادت ہوگئی ہے۔ اگر کوئی کمرے سے نکلنے سے پہلے ایک گلاس پانی مانگے تو باہر آتے آتے وہ بات بھول جاتی ہوں اور کسی اور کام میں لگ جاتی ہوں۔ شوہر محترم گھر سے نکلتے وقت کہہ کر جائیں گے کہ فلاں کام فلاں وقت پر کرلینا۔ شام کو جب گھر واپس لوٹتے ہیں اور جب پوچھتے ہیں تو نہایت شرمندہ ہوجاتی ہوں۔ اب تو وہ اور میرے ساس سسر بھی میرے بھول جانے کی عادت سے تنگ آگئے ہیں۔ یہ عادت اتنی پختہ ہوچکی ہے کہ بچیوں کو دوائی بھی ٹائم پر دینا یاد نہیں رہتا۔ میری بڑی بیٹی ڈھائی سال کی ہے اور ایک ٹانگ سے معذور ہے۔ ڈاکٹر نے ورزش ہی اس کا علاج بتایا ہے، وہ بھی وقت پر نہیں کر پاتی۔ میں خود بھی اپنی اس عادت سے بہت عاجز آگئی ہوں۔ کوئی وظیفہ یا کوئی طریقہ بتادیں۔ غیبت کی بھی میرے اندر ایک بڑی بیماری ہے۔ کہتے ہیں کہ تزکیۂ نفس علماء کرام کی صحبت یا صوفیاء کرام کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے تو ایک گھریلو عورت کیسے اصلاحی تعلق قائم کرے۔ کیا آپ سے اصلاحی تعلق قائم کیا جاسکتا ہے؟ اس کے علاوہ باجی میرا چہرہ یرقان کے بعد دانوں سے بھر گیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ صحیح ہوجائے تا کہ شوہر دیکھنے سے بے زار نہ ہو، وہ حافظ قرآن ہے اور پانچ وقت کے نمازی بھی اور الحمدللہ بدنظری سے بھی بچے ہوئے ہیں۔ (طویل خط)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

ج: بی بی بنت مرجان!

(1) حافظِ قرآن کو تو کسی چیز سے گھبرانا ہی نہیں چاہیے، اگر آپ گردان کرتی رہیں گی تو قرآن بہت جلد پختہ ہوجائے گا ان شاء اللہ۔ روحانی سکون ذکر الٰہی سے ہی مل سکتا ہے۔ سورۃ الرعد کی آیت نمبر 28 کا ترجمہ کے ساتھ کثرت سے ورد کریں۔ ہر کام کی ابتدا بسم اللہ سے کریں اور کام کا اختتام الحمدللہ۔ دراصل آپ کے اندر جلد بازی ہے، اس لیے بھول جاتی ہیں۔ ہر کام جلد بازی سے کرنے کی بجائے سوچ سمجھ کر کریں۔ میاں جو کام صبح بتا کر جائیں، وہ ایک نوٹ بک پر لکھ لیا کریں۔ اسی طرح کتنے بجے بچی کو دوا پلانی ہے، غرض تمام ضروری کام میاں کے ساتھ بیٹھ کر ان کی معاونت سے ایک پرچے پر لکھ لیا کریں۔ اور دن میں ہر گھنٹے دو گھنٹے کے بعد نوٹ بک دیکھ لیا کریں۔ یا پھر ایک صفحے پر تمام ضروری کام ترتیب وار لکھ کر کچن کیبنٹ پر یا کسی اور ایسی جگہ پر جہاں اکثر نظر پڑتی ہو، چپکا دیا کریں۔ ان شاء اللہ اس ترکیب سے کام وقت پر ہوجایا کریں گے۔ اس کے ساتھ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پیشانی اور سر پر سیدھا ہاتھ رکھ کر اس آیت کو پڑھیں: سنقرئک فلاتنسی الا ما شاء الله......

آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے اللہ! مجھے اپنا اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اطاعت شعار بنالے، مجھے عقل وشعور عطا فرما، طاقت عطا فرما، میں شوہر کا، بچوں کا، گھر والوں کا جو کام بھی کروں، دل سے کروں اور اس نیت سے کروں کہ تو مجھ سے راضی ہوجائے۔

(2) میرا خیال ہے، آپ اپنی صحت سے بھی لاپروا ہیں۔ پہلے یرقان کا مکمل علاج کرائیے۔ زیادہ چکنی چیزں کا استعمال چھوڑ دیجیے۔ ناریل کا پانی پئیں، کھیرا، خربوزہ اور گرما زیادہ استعمال کریں۔ آرام کی بھی آپ کو ضرورت ہے۔ پانی کا استعمال زیادہ کریں اور اس سب کے ساتھ کسی اچھی لیڈی ڈاکٹر کو بھی ضرور دکھائیں۔ جب صحت ٹھیک ہوگی، اللہ کا ذکر اور درود شریف کی کثرت ہوگی تو خود بخود چہرہ خوب صورت ہوجائے گا۔ اس کے علاوہ اچھے کپڑے پہنیں، ہونٹوں پر مسکان سجا کر رکھا کریں اور اپنے آپ کو شوہر کے سامنے بنا سنوار کر رکھا کریں۔

(3) آپ نے مخصوص حوالے سے جو بات تحریر کی ہے تو وہ بے حد نامناسب بات ہے۔ ایسا کرنے سے تو شیطان آپ کے شوہر کے درپے ہوجائے گا۔ چار چھ ماہ کا عرصہ ان پر ظلم ہے۔ اس کی بجائے مناسب وقفے کے لیے شریعت نے جو طریقہ بتایا ہے اپنے شوہر سے کہیں کہ کسی شفیق عالم کے پاس بیٹھ کر ان سے اس سلسلے کی احتیاط معلوم کرلیں۔

(4) دنیا میں جہاں محبت کرنے والے اور اچھے کام کو سراہنے والے ملتے ہیں وہیں طنز کرنے اور طعنے دینے والے بھی قدم قدم پر ملتے ہیں۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ کسی کی ایذا رسانی پر ہم کیوں گھبرائیں اور اپنے رب کی عبادت سے کیوں منہ موڑیں۔ اس وقت تو ہمیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت کو سامنے رکھنا چاہیے، کہ کس طرح کفار آپ کو ستاتے تھے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا صبر کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ آپ دل وجان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیجیے اور چلتے پھرتے کلمۂ طیبہ کا ورد کریں۔ کام کاج کرتے ہوئے صبح وشام کی تسبیحات پڑھتے رہا کریں اور اللہ سے خوب گڑگڑا کر دعا کرتی رہیں۔

(5) اپنی بچی کو صبح کی پہلی دھوپ لگایا کریں اور روزانہ کسی اچھے تیل سے اس کی مالش کیا کریں۔ یاد رکھیں کہ سب سے بڑا وظیفہ تلاوت قرآن اور نماز ہے۔

(6) آپ رات 9 سے 10 بجے تک کے وقت میں مجھے فون کرسکتی ہیں۔ علماء کرام تو میرے اساتذہ ہیں، لیکن میں قرآن وسنت کی روشنی میں آپ کی رہنمائی ضرور کروں گی۔ (ان شاء اللہ)

ضروری اعلان

بہنوں سے التماس ہے کہ دینی مسائل، درد کا درماں اور آپ کی صحت کے سلسلوں کے لیے اگر خط بھیجیں تو لفافے پر اس سلسلے کا نام ضرور لکھیں، مثلاً اگر حضرت مفتی صاحب مدظلہ سے کسی مسئلے پر دینی رہنمائی لینی ہے تو لفافے پر ''خواتین کے دینی مسائل'' ضرور لکھیں۔ اس کے علاوہ خاص طور پر دینی مسائل اور سلسلہ آپ کی صحت کے لیے کچھ ایسے خط موصول ہوتے ہیں، جو بے حد ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں اور جن کا جواب ''خواتین کا اسلام'' کے ذریعے نہیں دیا جا سکتا۔ حتی الامکان ایڈیٹنگ کے باوجود کبھی ایسے مسائل من وعن شایع بھی ہو جاتے ہیں، جو ہمارے ساتھ ساتھ قارئین کے لیے بھی بے حد ذہنی کوفت کا باعث بنتے ہیں، اس لیے درخواست ہے کہ ایسے مسائل (جو شرم وحیا پر مبنی ہوں) کے لیے جوابی لفافے پر اپنا مکمل پتہ لکھ کر ضرور ساتھ بھیجیں۔ (ادارہ)

آپ کی صحت

ڈاکٹر اُمِّ محمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ ڈاکٹر صاحبہ! میری عمر 20 سال 10 ماہ ہے اور میرے ساتھ تین مسئلے ہیں جن کی وجہ سے میں بے حد پریشان ہوں۔ پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ میرا ماہانہ نظام بہت خراب ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں موٹاپے کا شکار ہوں شاید ایام کی خرابی کی وجہ سے جسم پھیل رہا ہے۔

تیسرا مسئلہ جو کہ مجھے سب سے زیادہ احساس کمتری میں مبتلا رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ میرا قد چھوٹا ہے عمر میں آپ کو بتا چکی ہوں اور پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس عمر میں کسی دوا کے استعمال سے میرا قد لمبا ہوسکتا ہے یا نہیں۔ (اخت گل۔شیخوپورہ)

ج: محترمہ اخت گل صاحبہ آپ دوا Calc. carb30 اور Ferrum net30 دونوں سے 4-4۔ قطرے دن میں چار مرتبہ لے لیا کریں۔ ان شاء اللہ ایام کی بے قاعدگی دور ہوگی تو وزن بھی نارمل ہونے لگے گا۔ قد میں اضافہ کے لیے Thuja 200، Baryta carb 200 اور Tubercolinum 200 ان تینوں کو ہفتے میں ایک مرتبہ لینا ہے, مطلب Barytacarb200 سے پہلے ہفتے 4-5 قطرے پھر Thuja 200 سے اگلے ہفتے ایک خوراک بھی اور Tubercolnium 200 سے ایک خوراک لے لیں۔ اس کے ساتھ دودھ وغیرہ کا استعمال بھی رکھیں۔

❖ باجی میری عمر 20 سال ہے۔ باجی مجھے کمر کا درد کئی سال پہلے شروع ہوا امی کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور اب ماہ رمضان سے لے کر آج تک ایک منٹ بھی افاقہ نہیں ہوا۔ چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا دشوار لگتا ہے۔

(بنت عبداللہ۔میانوالی)

ج: محترمہ بنت عبداللہ صاحبہ آپ دوا Borberis Vulg30 اور Lycopodium 30 کے 4-4 قطرے دن میں چار مرتبہ لے لیا کریں۔ اس کے ساتھ Sepia200 کی روزانہ ایک خوراک 4-5 قطرے لے لیا کریں۔ سادہ پانی کم از کم 10-12 گلاس پی لیا کریں۔ والدہ صاحبہ کے لیے Silicea 30 اور Mag.phos30 کے 4-4 قطرے دن میں چار مرتبہ لے لیا کریں۔

❖ میری عمر 25 سال ہے۔ آج سے چار سال پہلے بائیں ٹانگ کے کولہے میں وقتاً فوقتاً درد ہوتا تھا اور مینسز میں پوری ٹانگ میں شدید درد، مختلف ڈاکٹروں حکیموں سے چیک اپ کروائے لیکن بدقسمتی سے بیماری کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ اب آٹھ ماہ پہلے اور شادی کے پانچ ماہ بعد (اب شادی کو تیرہ ماہ ہو گئے ہیں) دونوں ٹانگوں میں شدید درد ہوا اور پھر چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر دونوں ٹانگیں سن ہو کر شل ہوگئیں۔ ایم آر آئی کروایا تو پتا چلا کہ ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز کے ساتھ رسولی ہے۔ جب وہ حرام مغز سے ٹکرائی تو دونوں ٹانگوں کے پٹھے کھچ گئے اور کمزور ہوگئے اور چلنا پھرنا بند اور چھوٹا پیشاب بھی نلی کے بغیر آنا بند ہوگیا۔ آپریشن سے رسولی نکال لی گئی لیکن چلنے پھرنے سے پھر بھی قاصر رہی، ٹانگیں بالکل ہڈیاں ہی نظر آتی تھیں۔ ڈاکٹر نے اس کا حل ورزش بتایا پھر فزیوتھراپی کروائی تو ورزش اور فزیوتھراپی سے میں واکر پر چلنے لگ گئی اور آپریشن کے تین ماہ بعد پیشاب کی نلی بھی اتر گئی لیکن پیشاب کنٹرول بالکل نہیں ہوتا تھا ہر دس منٹ بعد پیشاب آجاتا لیکن اب دو پیشابوں کے درمیان وقفہ زیادہ ہوگیا۔ جہاں تک چلنے کا مسئلہ ہے تو بائیں پاؤں کی ایڑی زمین پر نہیں ٹکتی۔ پنجہ نیچے کی طرف زور لگاتا ہے اوپر کو نہیں اٹھتا گھٹنا آگے کو نکلا ہوا ہے۔ بالکل بائیں ٹانگ سیدھی نہیں ہوتی۔ ٹانگوں میں کھچاؤ رہتا ہے۔ آپریشن ہوئے آٹھ ماہ مکمل ہوگئے، نواں جا رہا ہے، سوا ماہ فزیوتھراپی جو کروائی ہے اسی سے زیادہ فرق پڑا ہے۔ پانچ ماہ سے ورزش کر رہی ہوں معمولی فرق پڑا ہے۔ آپریشن والے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ سال تک ٹھیک چلنے لگ جائے گی لیکن اب ہم بہت پریشان ہیں کہ ساڑھے آٹھ ماہ میں ایڑی بھی نہیں ٹکی تو سال تک چلوں گی کیسے؟ (ہمشیر عمر صدیقی۔میانوالی)

ج: محترمہ ہمشیر عمر صدیقی صاحبہ آپ کا خط میرے خیال میں چار مرتبہ پڑھ چکی ہوں اور ہر بار پڑھ کر آپ کی تکلیف کی شدت کا اندازہ کرتی ہوں کہ آپ کس طرح برداشت کرتی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد اس آزمائش سے نکالیں۔ اور یہ تکلیف اپنی رحمت سے دور کردیں آمین۔ آپ دوا Graphyllum30 اور Cantharis30 اور Colocynth30 تینوں کے 4-4 قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں چار مرتبہ لے لیا کریں رات میں سوتے وقت Mag.phos IM کے 4-5 قطرے لے لیا کریں۔ ایک ماہ یہ دوائی استعمال کر کے مجھ سے فون پر براہ راست رابطہ کیجیے گا۔

❖ ڈاکٹر ام محمد صاحبہ! مجھے آپ کا سلسلہ آپ کی صحت بہت پسند ہے۔ میری بیٹی جس کی عمر ساڑھے چار سال ہے بہت کمزور ہے، پیدائش کے وقت اس کا وزن ڈیڑھ کلو تھا اور وقت سے پہلے پیدا ہو گئی تھی، آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے ہیں۔ مہربانی فرما کر اس کے لیے کوئی اچھی سی دوائی تجویز کردیں اور استعمال کا عرصہ بھی بتادیں۔

(شاذیہ انصاری۔شجاع آباد)

ج: محترمہ شازیہ صاحبہ پیدائشی کم وزن بچوں کو ابتدائی چند سال بہت زیادہ توجہ چاہیے ہوتی ہے۔ اس پر کچھ عرصہ پہلے ایک تفصیلی مضمون لکھا گیا تھا اس کو پڑھیے گا ان شاء اللہ رہنمائی ملے گی۔ ان کو B.m کی baby tonic دن میں تین مرتبہ 1-1 چمچ دیں اس کے ساتھ دوا Calc Phos3x کی 4-4 گولیاں دن میں چار مرتبہ دیں۔ اس کا خون کا ٹیسٹ بھی کروالیں۔ میرے خیال میں خون کی کمی بھی ہے جس کی وجہ سے آنکھوں پر سیاہ حلقے بن رہے ہیں۔ تازہ پھل کا استعمال زیادہ رکھیں۔

صرف جواب:

محترمہ عائشہ صاحبہ آپ کے خط سے واضح نہیں ہو رہا کہ آپ کے معدے کا کس نوعیت کا مسئلہ ہے، مناسب یہ ہے کہ آپ ایک مرتبہ u/s whole abdumen کروالیں اور پھر آپ جو بھی اس میں آئے تو مجھے فون پر بتادیں ان شاء اللہ کوئی بہتر حل نکل سکے گا۔

ہم نے گوندھا آٹا

سارہ الیاس۔ڈیرہ غازی خان

سگھڑاپے کو جانچنے کے لیے جو آزمائشیں کی جاتی ہیں، ان میں سے ایک اہم آزمائش آٹا گوندھنا بھی ہے۔ جیسا کہ تاریخی محاورات سے ثابت ہوتا ہے کہ جو خواتین آٹا گوندھتے ہوئے جتنا کم ہلتی ہیں، وہ اتنی ہی زیادہ سگھڑ خیال کی جاتی ہیں۔ کسی کو ان پر یہ اعتراض کرنے کا موقع نہیں ملتا کہ 'اتنا ہل ہل کر کیوں آٹا گوندھتی ہو؟' مگر ہمیں یہ سمجھ نہیں آتا کہ ہلے بغیر جو چیز معرض وجود میں آتی ہوگی، کیا وہ آٹا ہی ہوتی ہوگی؟ اس سوال کا جواب سگھڑ قاریات کے ذمے ہے۔

اس سلسلے میں جب مانو سے رجوع کیا گیا تو محترمہ کا خیال تھا کہ ہلے بغیر آٹا گوندھنا ناممکن ہے اور یہ سلیقہ مندی نہیں بلکہ سستی کی نشانی ہے۔ بقول اس کے 'میں تو آٹا گوندھتے ہوئے یہ نہیں سوچتی کہ سامنے خشکہ اور پانی ہے، میں ظاہر کی آنکھ بند کر کے چشمِ تصور سے فہد کو دیکھنے لگتی ہوں، پھر بس ایسی ایسی مکیاں لگاتی ہوں کہ سارے بدلے اتر جاتے ہیں اور کلیجے میں ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔' ویسے جب وہ آٹا گوندھ رہی ہوتی ہے تو لگتا ہے کہ 'پانی پت' کی جنگ ہو رہی ہے، اور گوندھی جانے والی چیز فہد ہو تو ہو، آٹا بالکل نہیں لگتی!!

مگر اتنا ضرور ہوا ہے کہ جب سے مانو نے کچن میں امی کا ہاتھ بٹانا شروع کیا ہے، فہد اور مانو کے سفارتی تعلقات کافی بہتر ہو گئے ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہی ہو کہ مانو اپنا غصہ آٹے پر نکال لیتی ہے اور فہد کو بڑھ چڑھ کر جواب نہیں دیتی۔ آپ بھی اگر چاہیں تو یہ نسخہ استعمال کر سکتی ہیں۔ گھر کے سکون کا ضامن نسخہ ہے۔ ساس صاحبہ کا غصہ ہو، نند سے جھگڑا ہوا ہو، جیٹھانی، دیورانی نے کچھ کہہ دیا ہو یا پھر ویسے ہی کچھ کھٹ پٹ ہو گئی ہو۔ آپ مانو کا یہ صدری نسخہ استعمال کر سکتی ہیں۔ صرف ایک احتیاط کی ضرورت ہے۔ باورچی خانے کا دروازہ بند کرنا ضروری ہے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ پاگل خانے میں داخل کروادی جائیں۔

آپ بھی کیا کہیں گی کہ کیا آٹا کہانی شروع ہو گئی ہے! تو بات یہ ہے کہ جناب قورمہ بنائے تو بہت عرصہ بیت گیا، اماں حضور نے رفتہ رفتہ ہمیں بہت سے سالن بنانے سکھا دیے تو ایک دن بیٹھے بٹھائے جانے کہاں سے (یقیناً غیب سے کیوں کہ...... آتے ہیں غیب سے مضامین خیال میں) ان کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اوہ! اصل تے وڈی شئے تے رہ گئی! اسی وقت اس خاکسار کو طلب کیا۔ ہم بھی جگ مگ کرتے یہ کہہ کر ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

حاضر ہوں خدمت 'میں' دل و جان سے
گو کیڑا ہوں میں ذرا سا

"اب تو ہماری بیٹی اچھا خاصا کھانا بنانے لگی ہے۔ کل وہ دال لگ نہ جاتی تو بہت مزے کی بنتی، تھوڑی محنت توری، بھنڈی اور مانگتے ہیں۔ بینگن کا بھرتہ بھی گزارے لائق تھا، ہاں قورمے میں ابھی کسر رہ گئی ہے، خیر آتے آتے ہی آئے گا میری بٹو کو۔"

ہم حیرت سے ان کو دیکھتے ہی رہ گئے۔ یہ وہی امی ہیں؟ یہ وہی ہم ہیں؟ کون بدل گیا ہے؟ کل تو دال چکھی بھی نہیں تھی کہ 'ربڑ' کا ذائقہ آرہا تھا انہیں اور آج...... اوہ ہاں یاد آیا، وہ بے عزتی کرنے سے پہلے اکثر ایک تعریفی سیشن چلایا کرتی ہیں، یعنی آج بھگو بھگو کر مارا جا رہا ہے۔ بوکھلاہٹ میں منہ سے نکلا۔ "وہ...... وہ امی"

"انہوں نے ہماری منمناہٹ کو نظر انداز کر کے سوالیہ انداز میں پوچھا:
"آٹا گوندھنے کی کوئی شد بد ہے؟"

"ہاں! کئی بار دیکھا تو ہے آپ کو گوندھتے ہوئے؟ تھوڑا بہت آتا تو ہے، ویسے میرا خیال ہے گوندھ لوں گی میں۔" ہم نے ان سے زیادہ خود کو سمجھایا تھا۔

"نہیں اکیلا تو نہیں بھیجوں گی باورچی خانے میں! تم چلو سامان نکالو، آٹے میں 'گھن' ہیں، ذرا چھان لو میں آتی ہوں۔"

قاریات! اب آپ ہنسیے گا مت، ہم نے آٹا چھاننے کے لیے چائے والی چھلنی اٹھالی تھی، وہ تو بھلا ہوا امی کے سلیقے کا کہ آٹے کے ڈبے میں اصلی چھلنی موجود تھی، اس لیے بچت ہو گئی۔ انتہائی کامیابی سے ہم نے آٹا چھان لیا۔ اتنے میں امی بھی آگئیں۔

"اف نیچے کیوں گرایا ہے اتنا؟" انہوں نے پوچھا تو ہم نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھا۔

"خود ہی گر گیا ہے ہم نے تو نہیں گرایا تھا۔"

افلاک سے بزبانِ مانو جواب آیا۔ "گلٹیاں ہوں گی۔" فہد نے ٹوٹا شامل کیا۔ "یعنی آٹے کو سرطان ہے، انہیں آنکولوجسٹ بننے کا شوق ہے نا۔" ہم غصے سے کھولنے لگے اور امی کی زبان سے وہ فارسی قصیدہ سننے لگے جس کے بیشتر الفاظ ہماری سمجھ میں نہیں آتے، سوائے چند چیدہ چیدہ الفاظ کے مثلاً بدتمیز، نالائق، بے وقوف، الٹی سمجھ کی مالک وغیرہ وغیرہ۔ ہم 'جل تو جلال تو آئے امی کے غصے کو ٹال تو' کا ورد کرنے لگے مگر آج اثر الٹا ہی ہونا تھا۔ موٹے موٹے آنسو ہماری آنکھوں میں جمع ہونے لگے۔ اتنے میں ابو جان بھی واپس آگئے۔

"آج کیا ہوا ہے؟" انہوں نے دل چسپی سے کچن کے حال کا مشاہدہ کیا۔

"کچھ خاص نہیں! آپ کے شہسوار صاحب پھر سے میدانِ جنگ میں گر چکے ہیں۔" امی نے کہا تو اوپر سے فہد کی آواز آئی۔ "حسبِ معمول"

"آپ ہاتھ منہ دھو لیں، میں کھانا لگاتی ہوں۔" امی نے ابو کو مخاطب کیا تو ہم حیران و پریشان ہو گئے کہ چلو سالن تو موجود ہے مگر کیا چمچ سے شوربہ پئیں گے۔ روٹیاں تو ہیں ہی نہیں! اتنے میں امی نے ہاٹ پاٹ کھول کر انکشاف پر برآمد کیا اور بولیں۔

معلوم تھا انجام ہمیں

اسی لیے آتے ہوئے طباخی سے یہ روٹیاں لیتی آئی تھی، چلو تم سلاد اور رائتہ بناؤ جلدی سے، مگر دھیان سے کڑوا پیاز نہ کاٹ لینا اور سبزیوں میں سے کریلے، توری اور بھنڈی سلاد میں نہیں کاٹتے ٹھیک؟"

ہم نے سعادت مندی سے سر ہلایا مگر فریج میں موجود بینگن دیکھ کر ہم پھر سے کشمکش و پیچ میں پڑ گئے۔ اس کے بارے میں تو بتایا ہی نہیں تھا امی نے۔ اب کیا کریں؟ آخر یہ امی سب کچھ کھول کھول کر کیوں نہیں بتا دیتیں۔ اور تو اور جب ہم نے جا کر ان سے بینگن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لہسن کا ذکر چھیڑ دیا کہ وہ بھی ڈال لو...... پھر بولیں اب سب کھا بھی چکے ہیں بٹو، جیسا چاہے سلاد بناؤ

اور خود ہی کھاؤ۔ اور ہمیں...... نہیں تم رہنے دو، مانو اے مانو! فریج سے فروٹ تو لا دو۔" ہم شرم سے پانی پانی ہو گئے۔

خیر مانو تو ہماری حالت پر مسکراتے ہوئے یہ جا وہ جا اور ہم امی کے ہمراہ باورچی خانے میں آ گئے۔ مانو فہد جلدی سے چھت پر پہنچے اور سر چمنی میں جھونک (جھکا) دیے، مگر وائے قسمت ابھی امی دیکھنے نہ پائی تھیں کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ امی ہی کا فون تھا، کسی کام سے انہیں اچانک کہیں جانا پڑا تھا چناں چہ دستیاب چھوٹے محرم یعنی فہد پر اکتفا کر کے چل دیں، ہمیں بیچ کچن میں تنہا چھوڑ کے۔

بھلا اس طرح بھی جاتا ہے کوئی

پھر ہم تھے اور انتظار کی سولی۔ نہ زلفِ یار اتنی طویل ہو سکتی ہے، نہ دل چسپ داستان، جتنی دوپہر انتظار ہوتی ہے۔ گھڑی کی سوئیوں کی طرح ہم بھی مسلسل چلتے رہے۔ نماز کے بعد خشوع وخضوع سے دعا بھی کی۔ ایک آدھ بار کچھ پڑھ کر پھونک بھی آئے۔ یاد کے بے نشان جزیروں پر ابھی پرانے واقعات کے نقوش باقی تھے۔ دل ڈر رہا تھا، ہم کانپ رہے تھے۔

خیر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ امی نے آ کر ہاتھ میں موجود شاپر ہاٹ پاٹ میں رکھا اور آٹے کا تھوڑا سا حصہ نکال کر ہاتھ پر لیا۔ دل جو سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا، موٹے مینڈک کی طرح اچھل کر حلق میں آ گیا۔

"ارے اتنا زیادہ کیسے ہو گیا؟ آٹا تو میں نے نکال کر دیا تھا۔"

ہم کیا جواب دیتے۔ آتا ہے افلاک سے نالوں کا جواب آخر...... سو چمنی سے جواب آ رہے تھے۔ "ان کے ہاتھ میں برکت ہے۔"

"ڈبل شاہ ہیں ڈبل شاہ!"

"ان بدتمیزوں سے تو بعد میں نمٹوں گی، ہونہہ......" ہم نے پکا پروگرام بنایا۔

"اف توبہ! پڑھی لکھی لڑکی ہو کر اتنی غلیظ ہو، یہ بال دیکھ رہی ہو؟ ہاتھ بھی دھوئے تھے؟"

"جی! دھوئے تھے مگر ابالے نہیں تھے۔" ہم نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔

"بدتمیزی مت کرو...... اور یہ گٹھلیاں کیوں بنی ہوئی ہیں اندر؟"

"اوپر سے آٹا ڈالا تھا خشک؟" اس سے پہلے کہ ہم کچھ جواب دیتے، وہ پھر چلائیں۔ "اور اتنا سارا کیوں چھان لیا ہے؟ پورے خاندان کی دعوت کرنی ہے کیا؟"

"نن نہیں! ہم نے سوچا سارا چھان کر رکھ لیں۔" ہم نے بہانہ گھڑا مگر کن انکھیوں سے وہ مقدار بھی دیکھ لی جو پورے خاندان کی دعوت کے لیے کافی تھی۔ دو تسلے فل...... ہم نے پکا والا یاد کر لیا تا کہ بوقتِ ضرورت کام آئے۔ اب امی نے خود ہمیں آٹھ دس روٹیوں کا آٹا نکال کر دیا۔ پھر پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ ان کے کہنے سے پہلے ہم ایک برتن میں پانی بھر لائے۔ انہوں نے اسے دیکھا مگر کوئی اعتراض نہ کیا۔ ہم خوش ہو گئے۔

"اب تھوڑا تھوڑا کر کے پانی ملاؤ، پھر ساتھ ساتھ مکی لگانا ٹھیک؟ میں یہاں کھڑی ہوں۔"

ہم نے پانی تھوڑا تھوڑا ملانا شروع کیا تو انہوں نے کہا: "ڈراپر سے نہیں ڈالنا، چلّو بھر کے ڈالو، ورنہ چھلکا لو برتن سے۔"

اتنے میں باہر سے فہد اور مانو کی گھریلو جنگِ عظیم سوم کی آوازیں آنے لگیں۔ امی انہیں چپ کروانے گئیں۔ باہر شاید ان کی 'بہن پڑوسن' آئی ہوئی تھیں، چناں چہ وہ ہمیں بھول گئیں۔

اِدھر ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے وہ سارا پانی آٹے میں ملا دیا اور مکی لگانا شروع کی مگر وہ تو لگتی ہی نہ تھی۔ کافی دیر کی کوشش کے بعد بھی وہ لئی آٹے کی شکل میں نہ آئی تو ہم نے ڈرتے ڈرتے تھوڑا اور آٹا ملا دیا۔ حالات وہی رہے۔ ہم نے اچھا خاصا آٹا مزید ملایا اور پھر مکی لگانے لگے جواب لگ رہی تھی۔ ہم جوش میں آ گئے۔ ہاتھ لگا کر دیکھا تو آٹا کچھ سخت معلوم ہوا۔ مزید پانی بھر کر آئے اور اب تھوڑا تھوڑا کر کے ملایا۔ اچھی خاصی آٹے والی شکل نکل آئی تھی۔ ہم خوش ہوئے، اگرچہ کمر دکھ رہی تھی، مگر کام تو ختم ہوا ناں وہ بھی احسن طریقے سے۔ (ہمارے ہاں بلڈ پریشر کے باعث آٹے میں نمک ملانا بند ہے اگرچہ امی نے بتایا نہیں تھا مگر ہم نے خداداد ذہانت کے بل بوتے پر نمک نہیں ملایا)۔

پھر جناب مسمّی صورت بنا کر امی اور 'ان کی بہن ہمسائی' کے پاس جو سیاست کی تازہ صورت حال پر بحث میں مگن تھیں، جا کر بولے: "امی! آٹا گندھ گیا؟"

پڑوسن خالہ نے ہماری بات کا مطلب کیا سمجھنا تھا۔ انگلیاں نچا نچا کر امی کو مخاطب کر کے بولیں: "خوب یاد کروایا! ارے ہمارے زمانے میں تو آٹا بیس روپے من ہوا تھا تو یاد ہے تب کیا کچھ ہوا تھا؟ جالب مرحوم عوامی شاعر کیا پکارنے لگے تھے۔

بیس روپے من آٹا
اس پر بھی سناٹا

اور اب 'اتنا مہانگ' تو کبھی دیکھا نہ سنا، حکومت ہے کہ لٹو کھسٹو حکومت۔"

اس سے پہلے کہ امی ان کی ہاں میں ہاں ملاتیں یا ساتھ بیٹھی مانو اس شعر کو بدبدا کر یاد کرنا شروع کرتی (حکمت کا انمول موتی جو ٹھہرا)، ہم نے امی کو الفاظ سے جھنجھوڑا۔

"امی جان! وہ جو آٹا تھا ناں آٹا، وہ ہم نے گوندھ لیا، دیکھیں تو بالکل صحیح گندھا ہے۔"

امی اور بی ہمسائی ہمیں حیرت سے دیکھنے لگیں۔ مانو محترمہ ایک آنکھ نیچی، ایک اوپر کر کے گنگنانے لگی......

صورت بوز نہ دم کی کسر ہے

ہم نے چہرے پر مزید معصومیت طاری کی۔ "آخر ہوا کیا ہے؟ کیا سینگ نکل آئے ہیں ہمارے؟" بی ہمسائی تو قہقہہ لگا کر ہنس دیں۔ مانو کی دبی دبی کھی کھی اور اماں کی گھورتی نگاہیں بھی ہمارے نوٹس میں تھیں۔ مانو نے آئینہ دیکھنے کا اشارہ کیا تو ہم نے اندر دوڑ لگا دی۔ واقعی صورت بوزنہ! (بندر) بال اور چہرے پر جگہ جگہ خشک اور گندھے آٹے کی روڑیاں سی بنی لٹک رہی تھیں۔ کالے کپڑوں پر آٹے کے ذرات، سیاہ آسمان پر چمکتے ستاروں کا منظر پیش کر رہے تھے اور...... بس یہی سمجھ لیں کہ حالت اتنی مضحکہ خیز تھی کہ خود ہی ہنسی آ گئی۔ جلدی جلدی حلیہ درست کیا تو باہر وہ کچھ کہا جا رہا تھا جو سننا ہماری کب کی آرزو بلکہ حسرت ہی تھا۔

"آپ کی بیٹی ماشاء اللہ! جب دیکھو یا پڑھ رہی ہوتی ہے (رسالے) یا لکھ رہی ہوتی ہے (بکواسات) یا پھر باورچی خانے میں لگی ہوتی ہے۔ کبھی فضول بیٹھے وقت گنواتے نہیں دیکھا۔

(یہ کیا وقت گنوائیں گی، ان کی عظیم ہستی کو تو وقت گنوا دیا ہے اونہہ......)

بریکٹ میں قید الفاظ امی اور مانو کے تھے، باقی بی ہمسائی کے۔

رسمِ وفا 15

مناجیہ جبیں

بلو کی مرغی
کھاتی تھی ڈنڈے
دیتی تھی انڈے
سنڈے کے سنڈے

وہ رابعہ کی ہمراہی میں بڑا الہکتا مہکتا اندر آیا تھا۔ آج معیز نے اسے دوپہر میں کھانے پر بلایا تھا۔ وہ ٹھیک ایک بجے آ گیا تھا۔ رابعہ اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا رہی تھی۔

''آ گئے عالی جناب!'' معیز ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔

''سرکار بلائیں اور ہم نہ آئیں؟ اللہ نہ کرے......'' اس نے محبت وعقیدت کے پھول اپنے الفاظ میں پروئے۔

اتنی دیر میں کھانا لگ گیا تھا۔ انہی شوخیوں میں کھانا شروع ہوا۔

''ویسے آج یہ ظہرانہ کس خوشی میں تھا؟'' ریان نے فرائی چکن کا پیس اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

''کسی خوشی میں نہیں، میں نے تجھے دراصل کھانے کے لیے نہیں ضروری بات کے لیے بلایا تھا۔''

کھانے کے بعد اس نے براہِ راست ریان سے ابیہ کے موضوع پر بات کی اور رفتہ رفتہ تمام تفصیل اسے گوش گزار کر دی۔ ریان خاموشی سے سنتا رہا۔ معیز نے آخر میں آسیہ کی تجویز بھی ذکر کر دی۔ ریان تب بھی خاموش رہا۔

''ریان! میں تم پر دباؤ نہیں ڈال رہا، بس ایک خیال تھا جو تمہارے سامنے رکھ دیا، باقی تم اچھی طرح سوچ لو۔'' معیز نے بات سمیٹی۔

''تمہاری کیا رائے ہے؟'' اس نے گہری نظروں سے معیز کو جانچا۔

''سچ پوچھو تو ریان میری کوئی رائے نہیں ہے، میں نے بہت سوچا مگر کسی نتیجے پر نہیں پہنچا۔ شادی بچوں کا کھیل نہیں، ساری زندگی کا ساتھ ہے۔ ایک بیوہ عورت اور گود لی ہوئی بچی کو قبول کرنا معمولی بات نہیں۔ بے شک یہ باعث اجر و ثواب ہوگا مگر جب کہ دلی رضامندی کے ساتھ ہو۔ تمہیں ہر پہلو سے غور کرنا ہوگا تاکہ بعد میں پچھتاوے نہ سمیٹنے پڑیں، میں نے غیر جانبداری سے تمہارے سامنے ہر بات رکھ دی ہے، عورتیں تو جذباتی ہوتی ہیں، کسی بھی منطقی انجام کو سوچے بغیر فیصلہ کرنے میں جلدی کرتی ہیں، جبکہ نکاح کے بندھن ہمیشہ کے لیے ہوتے ہیں جو محض جذباتی فیصلوں اور وقتی جذبوں سے نہیں باندھے جاسکتے۔ تم اگر سینہ ٹھونک کر معاشرے کے سامنے ابیہ کا ہاتھ تھام سکو، امل کو اپنا بنا سکو تو پھر یہ نیکی ضرور کرنا، ورنہ اگر ذرا سی بھی خلش تمہارے دل میں ہے تو میں تمہیں کبھی اس کا مشورہ نہیں دوں گا۔'' معیز نے پورے خلوص سے کہا اور ریان نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلا دیا۔

☆

رات میں امل کو سلا کر وہ ٹیرس پر آ گئی تھی۔ اگست کے آخری دن تھے اور پوری راتوں کا چاند تھا۔ ہر طرف دلکش اور ٹھنڈی چاندنی پھیلی تھی۔ اسٹریٹ لائٹس روشن تھیں، مگر اکا دکا ہی لوگ نظر آ رہے تھے۔ بادلوں کے سہارے، تیرتا ہوا چاند عروج وزوال کی کہانی سنا رہا تھا۔ وہ ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔ اس وقت اس کے ذہن میں بے شمار الجھنیں تھیں۔ وہ شادی کے لیے خود کو راضی نہیں کر پا رہی تھی۔ ابھی ایہاب کی موت کو ایک ہی سال گزرا تھا اور اتنی جلد ایک نیا رشتہ جوڑنے کا اس میں حوصلہ نہ تھا۔ اس کے لیے بہت دشوار تھا کہ اپنی پانچ سالہ خوشگوار ازدواجی زندگی کو بھلا کر ایک نئی حیات تعمیر کرے۔ ایہاب نے کبھی اسے ذرہ برابر تکلیف نہ دی تھی، وہ اس کی ہر خواہش کا احترام کرتا تھا۔ بے اولادی کے باوجود کبھی اس سے اکتایا نہیں، طعنہ نہیں دیا۔ وہ آج بھی ایہاب کی یادوں کی خوشبو اپنے اندر محسوس کرتی تھی، اس رشتے کے ٹوٹنے پر اس کا دل ہی راضی نہ تھا مگر وہ امل کے حوالے سے سوچتی تو جیسے جیسے وہ شعور کی منزلوں کو طے کر رہی تھی، اس کے ذہن میں نئے نئے سوالات پیدا ہونے لگے تھے۔ وہ کبھی کبھی اس سے پوچھنے لگی تھی کہ رابعہ کے بابا ہیں، آپ کے بابا ہیں، میری سہیلیوں کے ابو ہیں، پھر میرے بابا کہاں ہیں؟ وہ کب آئیں گے؟ انہیں ہماری یاد نہیں آتی؟ وہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتے؟ اور اس کی ساس کے انتقال کے بعد جب اس نے امل کو یہ بتایا کہ دادو بابا کے پاس چلی گئی ہیں تو اسے ضد چڑھ گئی تھی کہ یا تو بابا ہمارے ساتھ رہیں یا ہمیں بھی بلوا لیں۔ وہ ان باتوں کا جواب دیتے دیتے تھکنے لگی تھی۔ وہ زچ ہو جاتی تھی اور جیسے جیسے وہ بڑی ہو رہی تھی، اسے بھی ایک مضبوط سائبان کی ضرورت تھی۔ ابیہ تو خود ہی کمزور تھی، کہاں زندگی کی دھوپ میں اسے بچا سکتی تھی۔ کبھی وہ سوچتی کہ امل کو ابھی سے سب کچھ بتا دے کہ اس کی اماں کون تھیں، اس کے بابا ایک نامعلوم شخص......اور جو دونوں اس دنیا میں نہیں ہیں......لیکن پھر اسے خیال آتا تھا کہ امل کو بتانا تو ہے، لیکن ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ اتنی چھوٹی امل زندگی کے تلخ حقائق برداشت نہ کر سکے گی، سو وہ اسے باتوں سے بہلاتی رہتی تھی۔ ماما کا مطالبہ بھی بے جا نہیں تھا، وہ خود دیکھتی تھی کہ دن بدن بابا کتنے کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کے مسکراتے چہرے کے پیچھے پریشانیوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔ وہ اماں کی سوال کرتی نظروں کو کس مشکل سے نظر انداز کرتی تھی کہ اسے اپنا آپ مجرم لگنے لگتا۔ زندگی نے عجیب دوراہے پر کھڑا کیا تھا اسے، جہاں بے بسی ہی بے بسی تھی۔ (جاری ہے)

بچپن سُہانا

خدیجہ ارشاد۔ٹوبہ ٹیک سنگھ

"چیکنگ کے لیے افسروں کی ٹیم آگئی ہے۔"

چپڑاسی ہانپتا کانپتا خطرے کا الارم بجاتا ایک کلاس سے دوسری کلاس میں بھاگ رہا تھا۔اور پھر...... پورے اسکول میں افراتفری مچ گئی۔ایسی ہڑبونگ کہ اساتذہ طلباء سب گھبرا گئے۔چوتھی کلاس کی مس اپنی میز پر سے مالٹے کے چھلکے بلا کی تیزی سے پرس میں منتقل کرنے لگیں۔دوسری کلاس کی مس نے اپنے کھلے بالوں میں جلدی سے کلپ پھنسایا اور فٹافٹ چادر کی بکل مارلی۔تیسری کلاس کی مس نے اخبار میں لپٹے نان کباب کو ایک ہاتھ سے دراز میں دھکیلا اور دوسرے ہاتھ سے ریشمی دوپٹے کے پلو سے میز کو چمکایا۔مالی نے جل تو جلال تو کا ورد کرتے ہوئے کسّی اٹھالی اور ادھر ادھر مار کر زمین برابر کرنے لگا۔بچوں کو تھاپے مار مار کر کلاسوں میں دھکیلا جانے لگا۔

پانچویں کلاس کے چوں کہ پیپرز تھے اس لیے انہیں لان میں بٹھا کر وقت کی پابندی پر مضمون لکھنے کو کہا اور سختی کی انتہا کرتے ہوئے دو مسیں کتابیں لے کر نگرانی کرنے لگیں تاکہ مضمون اچھا ہو اور جلدی ختم ہو۔

"لائن میں بیٹھو۔"ایک مس نے غصہ میں کہا۔

"اور تم اپنی ناک صاف کرو۔" دوسری مس نے ایک لڑکی کو ڈپٹا۔ ہر طرف ایک شور برپا تھا۔اتنے میں ٹیم اندر آگئی اور اسکول میں سناٹا سا چھا گیا۔ایسا نظم وضبط نظر آنے لگا، جو ایسے ہی موقعوں کے لیے خاص ہوتا ہے۔ساری مسیں آنے والوں سے یوں بے نیازی کا مظاہرہ کررہی تھیں کہ جیسے درس وتدریس سے انہیں عشق ہے اور ادھر ادھر دیکھنا اس مقدس پیشے سے دھوکا دہی کے مترادف ہے۔

مگر اس ساری کارروائی سے ہماری بہن جو پہلے دن کچی کلاس میں آئی تھی، پریشان ہوگئی اور ہڑبڑا کے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔کارروائی کی گرد بیٹھی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور بگٹٹ بھاگنے لگی۔چیکنگ ٹیم کی افسرانیوں سے اپنا پہلو بچا کر ہماری کلاس میں آئی اور ہمارے بورے پر بیٹھ کر دم لیا۔وہ خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔

جونہی ٹیم پرنسپل کے آفس اور کچی کلاس کے مشترکہ کمرے میں داخل ہوئی تو مالی کو بوتلیں لینے دوڑایا گیا۔ ہماری بہن کی مس جو اسے پکڑنے میں ناکام رہی تھیں،اسے قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے آئیں اور ہماری معصوم بہن کے پھولے ہوئے گال پر زوردار طمانچہ مارا اور مڑ گئیں۔

بوتلیں آئیں تو انہیں ٹرے میں رکھ کر پیش کرنے کی ذمہ داری ہماری ایک مس نے لی جو کافی بھاری بھرکم تھیں۔وہ چلیں تو ان کا پاؤں لڑکھڑا گیا۔ایک بوتل تو ذرا سا لڑکھڑا کر سنبھل گئی،مگر جس بوتل کو مس نے پکڑ کر سہارا دینا چاہا تھا وہ گھوم گئی اور تیسری بوتل کے اوپر جا گری اور دونوں بوتلیں ہمارے بورے کے پاس ہی مل گرگئیں۔ فٹافٹ سیدھا کیا تو بوتلیں آدھی رہ گئی تھیں۔اب تیسری بوتل کو ملا کر لیول برابر کیا،اسٹرا اندر رکھے،ٹرے کو جھٹکا اور پیش کیا۔اس کے بعد ٹیم ساری کلاسوں میں گئی۔ ہمیں اور ہماری بہن کو بھی دیکھا مگر ہماری توجہ تو اپنے بورے کی طرف تھی، جو ڈرنک میں بھر گیا تھا۔چیکنگ ٹیم کے جانے کے بعد وہی مس آئیں تو اس بار ان کا رویہ حیرت انگیز طور پر اچھا تھا۔بہن کو پیار کیا اور پوچھا کہ تھپڑ زیادہ زور سے تو نہیں لگا؟ وہ دوبارہ رونے لگی۔ہم کھڑے ہوگئے"پتا نہیں مس،مگر یہ......"

اتنے میں مس کی نظر ہمارے بورے پر آئے سیلاب پر پڑی،جس نے ہمارے کپڑوں پر بھی اثرات چھوڑے تھے۔

"ایسا کرو تم دونوں بہنیں چھٹی کرلو۔" حکم صادر ہوا۔اور ہم دونوں خوش ہوگئے۔ایک ہاتھ میں بیگ اور دوسرے ہاتھ کی چٹکی میں بورے کو پکڑ کر بہن کے ساتھ گھر کی طرف روانہ ہوئے۔

رَبِّ هَبْ لِی مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (القرآن) ترجمہ: اے میرے رب مجھے صالح اولاد عطا فرما۔(آمین)

اولاد نرینہ کے لیے قرآن وسنت کی روشنی میں کامیاب علاج

یہ علاج ان لوگوں کے لیے ہے جو اولاد جیسی نعمت سے محروم ہوں یا جن کے ہاں مسلسل بیٹیاں ہوں یا بچے زندہ نہ رہتے ہوں

تندرست بیٹے یا بیٹی کے خواہشمند حضرات پورے اعتماد کے ساتھ مکمل رپورٹ کے ہمراہ تشریف لائیں

سرپرست اعلیٰ حکیم حافظ صفدر علی اعوان

مستورات ومردانہ پوشیدہ امراض کے ماہر

حافظ دواخانہ

مرکز بانجھ پن متصل گورنمنٹ سٹی ٹرمینل اڈا یتیم خانہ چوک لاہور

0300-5790946-0324-4323812

آنے سے پہلے فون پر ٹائم ضرور لیں

اوقات صبح 10:30 بجے تا شام 7:30 بجے تک

چھٹی بروز جمعہ

ناشکری کا غلاف

بینا رانی۔ ملتان

ان کے چہرے پر نظر پڑتے ہی بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے کو جی چاہتا۔ وہ بہت خوب صورت تھیں۔ لمبا قد، گلابی رنگت، بڑی بڑی سرمئی آنکھیں، لمبی ستواں ناک، باریک گلابی ہونٹ، کالے سیاہ لمبے گھنے بال اور ان پر مستزاد اس کی حسین مسکراہٹ۔ وہ مسکراتیں تو چہرے سے نظریں نہیں ہٹائی جاتی تھیں۔ نفیسہ بیگم انہیں دیکھتیں تو بس دیکھتی رہ جاتی تھیں۔ نفیسہ بیگم سے ان کی کافی دوستی ہوگئی تھی۔ تین سال سے وہ ایک دوسرے کو جانتی تھیں۔ کبھی اس نے اس عرصہ میں نفیسہ سے اپنے کسی صدمے، کسی پریشانی کا ذکر نہیں کیا تھا۔

''ایسے لوگ بھی دنیا میں ہوتے ہیں، جنہیں فکر و پریشانی سے کبھی واسطہ نہیں پڑا ہوتا۔'' نفیسہ بیگم انہیں دیکھتے ہی سوچنے لگتیں۔

''ایک ہم ہیں، کبھی بچوں کی پریشانیاں، کبھی کاروبار کی فکر۔'' وہ آج بھی عمارہ بیگم کو تکتے ہوئے سوچ رہی تھیں۔ ابھی پچھلے دنوں ہی نفیسہ بیگم کے شوہر کو کاروبار میں زبردست نقصان ہوا تھا۔ اس وجہ سے وہ بہت پریشان تھے اور نفیسہ بیگم کا چہرہ بھی ہر وقت لٹکا ہی رہتا تھا۔ مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی تھی جس کی وجہ سے ہر ماہ گھر کا خرچ بڑھ جاتا تھا اور ان کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ وہ کاروبار کو سنبھالا دینے کے ساتھ ساتھ یہ سب خرچے بھی خوش اسلوبی کے ساتھ پورے کر سکتے۔ نفیسہ بیگم بھی عمارہ کی طرح ہر وقت مسکراتے رہنا چاہتی تھیں، مگر وہ سوچتی تھیں کہ ہر وقت مسکرانے کے لیے تو بے فکری والی زندگی اور خوشیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ میرے پاس تو یہ سب نہیں ہے۔ عمارہ بیگم نفیسہ صاحبہ کی دیورانی کے پاس قرآن پاک تجوید کے ساتھ پڑھنے آیا کرتی تھی۔ نفیسہ بیگم سے ان کی کافی دوستی ہوگئی تھی۔ تاہم نفیسہ بیگم ان کے بارے میں بس اتنا جانتی تھیں کہ ان کی ایک بیٹی ہے، جو اتنی بڑی ہوگئی ہے کہ گھر کی دیکھ بھال کر لیتی ہے اور عمارہ قرآن پاک پڑھنے آجاتی ہے۔ ایک دن وہ عمارہ کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھیں کہ ان سے رہا نہیں گیا۔ بے اختیار بول اٹھیں۔ ''اللہ پاک تمہارے جیسی قسمت سب کو دیں عمارہ!''

عمارہ بیگم چونک اٹھیں۔ ''نا، ناں...... نفیسہ باجی کیسی باتیں کر رہی ہیں، اللہ نہ کرے آپ کو میرے جیسی قسمت ملے، توبہ کریں توبہ...... میرے جیسی قسمت تو اللہ کسی دشمن کو بھی نہ دے۔'' پہلی مرتبہ نفیسہ بیگم نے عمارہ کے چہرے پر گہری سنجیدگی دیکھی تھی۔ وہ اس کی باتیں سن کر حیران رہ گئیں۔

''باجی آپ کو میرے بارے میں پتا نہیں ہے، اس لیے ایسا کہہ رہی ہیں۔'' عمارہ نے نظریں جھکا کر کہا۔

''اچھا! سن لیجیے۔ آج سے پندرہ سال پہلے میری شادی وٹے سٹے میں ہوئی، میں اپنے شوہر اور ایک بیٹی کے ساتھ خوش گوار زندگی گزار رہی تھی۔ میرے شوہر بہت اچھے تھے۔ ہمارے درمیان کبھی جھگڑا نہیں ہوا تھا۔ وہ کبھی غصہ میں ہوتے بھی تو میں اپنے لبوں کو سی لیا کرتی تھی۔ وہ چاہے ناجائز بات ہی کیوں نہ کہہ رہے ہوتے پر میں کچھ نہ کہتی۔ اور وہ بھی اتنے اچھے تھے کہ بعد میں کہتے، عمارہ میں نے تمہیں فلاں فلاں دن ایسے کہا تھا، مجھے معاف کر دینا۔ سب اتنا اچھا چل رہا تھا کہ ایک دن......''

اتنا کہہ کر عمارہ نے ایک لمبی سرد آہ کھینچی۔ اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔ نفیسہ بیگم خود کو گناہ گار سمجھنے لگیں کہ یہ انہوں نے کیا کیا؟ عمارہ کے چہرے پر تو انہوں نے آج تک بس مسکان ہی دیکھی تھی۔

''پھر ایک دن میرے بھائی اور بھابی کا کچھ جھگڑا ہوا۔ جھگڑا طول کھینچ گیا۔ ذرا سی بات بڑھتی چلی گئی۔ کوئی بھی جھکنے کو تیار نہیں تھا۔ سب نے دونوں کو سمجھا کر دیکھ لیا لیکن دونوں انا کے جھوٹے خول میں بند ہوگئے تھے پھر ایک دن میرے بھائی نے بھابی کو طلاق دے دی۔ بہن کی محبت نے جوش مارا تو میرے اتنے اچھے شوہر نے جذبات میں آکر بغیر کسی قصور کے مجھے بھی طلاق دے دی۔ ہاں کیا خطا تھی میری؟'' عمارہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ موتیوں کی طرح گر رہے تھے۔

''اس بات کو آج دس سال ہوگئے ہیں، میری بیٹی بھی چھوٹی سی تھی تب تو...... اُدھر میرے سب بہن بھائی شادی شدہ تھے، ابو فوت ہو چکے تھے، بوڑھی ماں تھی جو بڑے بھائی کے ساتھ رہا کرتی تھی، پہلے تو میں بیٹی کو لے کر اُدھر ہی رہی، پھر کرائے کے مکان میں رہنے لگی۔ میرے پاس تھوڑا بہت زیور تھا، وہ بیچا اور کچھ میں نے لوگوں کے گھروں میں کام کر کے پیسے جمع کیے تھے، ان سے ایک چھوٹا سا گھر بھائی کے ذریعے خرید لیا، میں یہ سب اپنی معصوم بیٹی کے لیے کر رہی تھی، جو بچپن میں ہی باپ کی شفقت سے محروم ہوگئی تھی، گھر کا ابھی قبضہ نہیں ملا تھا، رجسٹری میں نے امی جان کے ہاتھ میں دے دی تھی، میں جب فون کر کے بھائی سے پوچھتی کہ قبضہ کب ملے گا تو وہ کہتا کہ وہ لوگ ابھی کچھ دن اور رہنا چاہتے ہیں، جانے والے ہیں، کوئی بات نہیں، چند دن میں قبضہ مل جائے گا۔ کئی مرتبہ یہی جواب ملنے کے بعد مجھے شک ہوا میں اُدھر چلی آئی، اور یہ جان کر میرا دل چکنا چور ہوگیا کہ میرا بھائی میرے مکان پر قبضہ کر چکا ہے، رجسٹری اس نے ماں سے ہتھیالی تھی۔ میں تو پہلے ہی اندر سے ٹوٹ پھوٹ چکی تھی، اب اس اچانک افتاد نے میرے ٹوٹے دل کی کرچیاں مزید بکھیر دی تھی۔ پھر میں نے اللہ رب العزت سے ہمت طلب کی اور کورٹ سے رجوع کیا۔ میں تنہا عورت عدالتوں کے دھکے کھاتی رہی اور آخر اللہ کے کرم سے مکان حاصل کر ہی لیا۔ وہ مکان بھائی کے مکان کے قریب ہی تھا اس لیے مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا، سو وہ مکان بیچ دیا۔ اب میں اپنی بیٹی کے ساتھ کرائے کے مکان میں رہتی ہوں۔ میری بہن اور بہنوئی نیچے والی منزل میں رہتے ہیں اور میں اپنی بیٹی کے ساتھ اوپر والی منزل پر۔ کرایہ آدھا آدھا کر لیتے ہیں۔ مجھے میرا ہنستا بستا گھر یاد آتا ہے تو یہ یاد دل کے زخموں پر نمک پاشی کا کام کرتی ہے۔ میں اور میری بیٹی کڑھائی سلائی کرتی ہیں۔ اب میں نے اس کی شادی کرنی ہے۔ ایک تو اس کی شادی کی فکر ہے اور ایک اس کے جانے کے بعد تنہائی کا خوف۔''

اتنا کہہ کر وہ رکیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو سیلِ رواں کی طرح جاری تھے۔ نفیسہ بیگم آنکھیں پھاڑے اس کی داستان میں گم تھیں۔ کچھ دیر کے بعد عمارہ بیگم نے دوپٹے سے آنسو صاف کیے۔

''میری قسمت میں یہ سب لکھا ہوا تھا جسے کوئی نہیں ٹال سکتا تھا۔ میں اس پر اپنے اللہ میاں سے اجر کی امید رکھے ہوئے ہوں، اس لیے میں اپنی پریشانیوں اور غموں کو چہرے پر سجائے نہیں پھرتی، ویسے بھی دنیا کو بتانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے بھلا، جو کچھ کہنا ہوا اللہ سے کہہ کر دل ہلکا کر لیتی ہوں، وہ بھی بڑی کریم ذات ہے، تھوڑا امتحان بھیجتا ہے تو صبر بھی دیتا ہے اور اجر کی نوید بھی۔ اور پھر اس کا کتنا کرم ہے کہ میرے میاں نے طلاق کے بعد بیٹی پر حق نہیں جتایا اور اللہ نے مجھے بیٹی کی جدائی کا غم نہیں دیا، یہ میرے اللہ کا کتنا کرم ہے...... بس یہی دعا کرتی ہوں کہ کبھی بھی ناشکری نہ ہو۔''

یہ کہہ کر انہوں نے اپنے چہرے کو بالکل صاف کر لیا تھا اور اب مسکرانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ اُدھر نفیسہ بیگم کو ندامت محسوس ہو رہی تھی۔ نفیسہ بیگم نے انہیں تسلیاں دیں، حالاں کہ خود انہی کو عمارہ کی داستانیں ڈھیر ساری تسلیاں مل گئی تھیں۔ عمارہ جا چکی تھیں، اور نفیسہ بیگم اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر رہی تھیں۔ کیوں کہ عمارہ ان کے دل پر چڑھے ناشکری کے غلاف کو اتار کر پھینک گئی تھی۔

زیب وزینت

بیوٹیشن رخسانہ ظفر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ باجی جان! میری عمر 21 سال ہے میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے بال بہت تیزی سے گر رہے ہیں اور دوشاخہ بھی ہوگئے ہیں۔ میں ان کی وجہ سے بہت پریشان ہوں جبکہ پہلے میرے بال ایسے نہیں تھے، گھنے، سلکی اور لمبے تھے۔ پلیز میری رہنمائی فرمائیں اور کوئی اچھی سی دوا تجویز کردیں یا گھریلو نسخہ وغیرہ تاکہ میرا مسئلہ ایک ماہ کے اندر حل ہوجائے اور کچھ بال سفید بھی ہورہے ہیں، ان کے لیے بھی کچھ بتادیں۔(ج۔ف۔اٹک)

ج: بال دو شاخہ ہونے کی صورت میں Trining کروائیں۔ گرتے ہوئے بالوں کے لیے کیسٹر آئل دو چمچ اور ایک چمچ کوئی بھی تیل لے کر ملائیں، پھر نیم گرم کرکے بالوں کی جڑوں میں لگا کر مساج کریں۔ رات بھر لگا رہنے دیں، صبح جو شیمپو آپ استعمال کرتی ہیں، اس سے دھولیں۔

❖ محترمہ باجی صاحبہ! ہم ٹھٹھہ کے پاس ایک چھوٹے سے قصبے میں رہتے ہیں۔ ہم سب بہنیں پردہ کرتی ہیں۔ میری اور میری ایک چھوٹی بہن کی شادی ہونے والی ہے اور ہماری سسرال کراچی میں ہے۔ ہمیں آپ تھوڑا بہت میک اپ کرنا سکھادیں۔ ہمیں کچھ بھی نہیں آتا، یہاں تک کہ مہندی لگانا بھی نہیں آتا، بس ایک لپ اسٹک مجھے خالہ نے دی تھی وہی ہم بہنیں کسی کی شادی میں جاتی ہیں تو لگالیتی ہیں، لیکن شادی کے بعد کچھ تو آنا چاہیے۔ خاص طور پر میں سیکھنا چاہتی ہوں کیوں کہ میری خالہ نے مجھے بتایا ہے کہ ان کا بیٹا جس سے میرا نکاح ہوچکا ہے، میک اپ کو پسند کرتا ہے اور مجھے کچھ نہیں آتا۔ آپ ہمارے لیے اور ہم جیسی دور دراز علاقوں میں رہنے والی بہنوں کے لیے کچھ تھوڑا بہت ضرور بتائیے تاکہ رہنمائی ملے۔ یہ جیسا کہ بھائی نے پیام سحر میں لکھا تھا، ہم بہنوں کی ضرورت ہے۔ میں نے میٹرک کیا ہوا ہے اور ایک دینی کورس بھی کیا ہوا ہے، ان شاء اللہ آپ سکھائیں گی تو سب سیکھ لوں گی۔(ا۔ع)

ج: یہ تو بہت محدود کالم ہے اور آپ نے جس چیز کا کہا ہے، وہ تو بہت زیادہ تفصیل طلب کام ہے۔ ان شاء اللہ Self grooming کے لیے میں بہت جلد ایسا سلسلہ شروع کروں گی، جس سے آپ لوگوں کو میک اپ سیکھنے میں مدد ملے۔

❖ باجی رخسانہ! ہمیشہ خوش رہیں، آپ کے حالات زندگی پڑھ کر دل سے دعا نکلی۔ باجی میرا بھی ایک مسئلہ ہے، جو ہے تو بہت عام لیکن ہم لڑکیوں میں سے ہر ایک کے لیے بہت خاص ہے۔ مسئلہ وہی پرانا ہے یعنی رنگ کا مسئلہ۔ میرا رنگ بچپن میں بہت صاف تھا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ خصوصاً چہرے کا رنگ سانولا ہوتا گیا۔ یعنی میرے ہاتھ پاؤں کا رنگ نسبتاً چہرے کے بہت صاف ہے۔ چہرے پر بھی کچھ حصے کا یعنی پیشانی اور آنکھوں کے نیچے کا رنگ صاف ہے اور ناک، تھوڑی اور پپوٹے وغیرہ بہت گہرے رنگ کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ پوچھتے کہ تم بیمار تو نہیں ہو۔ کوئی کہتا ہے کہ تم میں خون کی کمی ہے، لیکن میری تمام بلڈ رپورٹس نہایت تسلی بخش ہیں اور میں کوئی جسمانی علامت بھی محسوس نہیں کرتی۔ ایک بات اہم ہے کہ ہمارا گھر جیسا کہ چھوٹے قصبات میں ہوتا ہے، بہت کھلا ہے۔ سورج کی تیز روشنی اور ہوا وافر مقدار میں آتی ہے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ شاید سورج کی شعاعوں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ کیوں کہ میرا اسکول بہت دور تھا اور میں میٹرک تک پون گھنٹہ پیدل چل کر گھر تک آتی تھی اور انہی دنوں امی کہتی ہیں کہ میرا رنگ کالا ہونا شروع ہوا۔ براہِ مہربانی کوئی اچھا سا ٹوٹکہ یا کریم بتادیجیے۔ میں بہت دعائیں دوں گی۔ کریم کوئی ایسی ہو جو اٹک شہر سے مل جائے کیوں کہ ہمارے سب سے قریب بڑا شہر اٹک ہی ہے۔(اخت عمر۔ چکوال)

ج: پروڈکٹ کا نام تو میں لکھ دیتی لیکن آپ کی طرف یہ ملنا بہت مشکل ہے۔ بڑے شہروں میں بھی صرف کراچی، لاہور وغیرہ میں ہی ملے گی۔ بہرحال آپ کسی بھی اچھے سے موئسچرائزر (Moisturizer) کے ساتھ ایلوویرا کا جیل ماسک کی طرح چہرے پر لگائیں۔ جلد میں چمک لانے کے لیے دھوپ سے حتی الامکان بچیں اور اچھی سی متناسب خوراک لیا کریں۔

❖ باجی رخسانہ! اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں کامیاب فرمائے آمین۔ میرے بھی چند مسائل ہیں۔ امید ہے رہنمائی فرمائیں گی۔ پہلا مسئلہ بالوں کا ہے۔ میرے بال بہت چھوٹے اور گھونگھریالے ہیں۔ میں بال کچھ لمبے کرنا چاہتی ہوں، لیکن یہ بڑھ کر ہی نہیں دیتے۔ اسی طرح بال سیدھے ہوجائیں، اس کے لیے کچھ بھی تجویز کردیں۔ میں نے کافی عرصہ زیتون کا تیل استعمال کیا ہے، مگر فرق نہیں پڑا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے چہرے پر دانے نشان چھوڑ جاتے ہیں۔ براہِ مہربانی کوئی اچھی سی پروڈکٹ تجویز کردیں۔(ام حمنیٰ۔ مانسہرہ)

ج: دیکھیں بالوں کی جو قسم آپ نے بتائی ہے اسے بدلنا ممکن نہیں اور اگر ان میں تبدیلی لائی بھی جا سکتی ہے تو وہ عارضی اور مختصر مدت کے لیے ہوتی ہے اور یہ عمل مہنگا بھی بہت پڑتا ہے۔ بال لمبے کرنے کے لیے ایک ٹوٹکا ساری بہنیں نوٹ کرلیں۔ کسی اچھے اور تیز دانے دار کنگھے سے دن میں 25-20 بار کنگھا کریں۔ اور گیلے بالوں میں ہرگز برش نہ کریں۔

تخیل کی پرواز

سیما زیدی۔ تلہ گنگ

تخیل کی پرواز ...... یہ الفاظ آپ نے یقیناً پڑھ رکھے ہوں گے۔ آج ہم بھی آپ کو ایسی ہی ایک پرواز کا حال سناتے ہیں۔ ہمارا چھوٹا بھائی حافظ ہے، ذہین ہے اور آج کل ایف ایس سی کر رہا ہے۔ گھر بھر کا لاڈلا اور سب سے بہت محبت کرنے والا ہے۔ بہت چنچل طبیعت ہے اس کی، اسی لیے ہر وقت کوئی نہ کوئی مزاح اسے سوجھتا ہے، جس سے سب لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔ اس کا تخیل بھی عموماً مائل بہ پرواز ہی رہتا ہے۔

ایک روز ہمارے صاحب زادے پر رونے کا دورہ پڑا، چپ کرائے چپ نہ ہوں۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان کی 'چوچو' (چوسنی) مل کر نہ دے رہی تھی۔ گھر کے سب لوگ ڈھونڈنے لگ گئے اور آخر کار چوچو برآمد ہو ہی گئی۔ منے کے منہ میں گئی، وہ چپ ہوئے تو گھر والوں نے بھی سکون کا سانس لیا اور اپنے اپنے کاموں میں مگن ہو گئے۔ اب بھائی صاحب ہمارے سرہانے کھڑے کچھ سوچ رہے تھے۔

''کیوں عزیر! کیا سوچ رہے ہو؟'' ہم نے ان کو سوچوں کی دنیا سے باہر لانے کی کوشش کی۔

''باجی! سوچ رہا ہوں کہ بچے چوچو کے کس قدر دیوانے ہوتے ہیں۔ جس کو عادت ہو جائے وہ تو اس کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہتے۔'' اس نے اپنی سوچ کا نچوڑ پیش کیا۔

''ہاں یہ تو ہے کہیں آتے جاتے وقت مجھے اور کوئی چیز یاد ہو نہ ہو، چوچو ضرور یاد رکھتی ہوں۔'' ہم نے بھی ان کی تائید کی۔

''ویسے باجی! میں سوچ رہا تھا کہ اگر بڑے بھی چوچو لیتے تو کیا منظر ہوتا؟'' اس کے چہرے پر شرارت ناچ رہی تھی۔

''کیا ہوتا بھلا؟'' اب کے ہمیں بھی اشتیاق ہوا۔

''وہ سامنے شیلف پر سب کی رنگ برنگی چوچو پڑی ہوتیں۔'' بھائی صاحب سنجیدگی سے گویا ہوئے۔

''یہ نیلی ابو جی کی ہے، پیلی امی کی، لال بھائی جان کی ہے اور گلابی بھابھی کی......'' ہمارے لبوں پر بھی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

''چپ بدتمیز......''

''نہیں باجی! لوگ باتیں بھی یوں کرتے کہ یار ساری رات ٹھیک سے سو نہ سکا، چوچو ہی نہیں مل رہی تھی، سارا کمرہ چھان مارا۔''

ہماری تو ہنسی چھوٹ گئی۔ ہماری دادی اماں کافی عمر رسیدہ ہیں اور اپنی بیٹی یعنی ہماری پھوپھو کے ہاں قیام پذیر ہیں۔ ابو جی روزانہ رات ان کے پاس گزارتے ہیں۔ بھائی منظر کشی کرتے ہوئے بولا۔ ''ابو جی صبح واپس آتے تو سر پر ہاتھ مار کر کہتے، اوہ! میں اپنی چوچو تو اماں کے کمرے میں ہی بھول آیا۔ عزیر! جاؤ میرا بیٹا! بھاگ کے جاؤ میری چوچو لے آؤ، میں نے دن کو سونا بھی ہوگا۔ میں جا کر پھوپھو کو کہتا، پھوپھو ابو جی کی چوچو یہاں رہ گئی ہے، وہ دے دیں۔ وہ کہتیں ہائیں میں نے تو نہیں دیکھی۔ ایسا کرو تم اماں کی لے جاؤ میں ڈھونڈ کر وہ اماں کو دے دوں گی۔'' اب کے ہمارے منہ سے بھی قہقہہ نکلا۔

''اتنے میں پھوپھا کی دھاڑ سنائی دیتی۔ او آفت کے پرکالو! میری چوچو کہاں رکھ دی ہے؟ ہمارے پھوپھا جلالی طبیعت کے مالک ہیں اور گھر کے بچوں کی شرارتوں سے نالاں رہتے ہیں اور ان پر برستے رہتے ہیں۔ پھوپھو گھبرا کر کہتیں بسم اللہ! آپ میری لے لیں، میں ابھی آپ کی ڈھونڈ دیتی ہوں۔'' عزیر کا تخیل آگے ہی آگے اڑا جا رہا تھا۔ ہم نے آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے ان کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔

☆

ہمارے ابو جی بھی خاصی مزاحیہ طبیعت کے مالک ہیں۔ امی ابو اکثر موٹر سائیکل پر گاؤں جاتے رہتے ہیں۔ گاؤں جاتے ہوئے پکی سڑک سے اتر کر کچے راستے پر جانا پڑتا ہے۔ امی کو اکثر گلہ رہتا ہے کہ ابو جی موٹر سائیکل اچھا نہیں چلاتے۔ کبھی بند ہو جاتا ہے تو کبھی گراتے گراتے بچاتے ہیں۔

چند دن پہلے گاؤں سے واپسی ہوئی تو کہنے لگیں۔ ''تمہارے ابو سے تو کچے پر موٹر سائیکل اچھا نہیں چلتا۔'' ابو جی فوراً بول اٹھے۔ ''تو کچے پر تم چلا لیا کرو۔'' ہم سب ہنس پڑے۔ بھائی صاحب کا تخیل پھر اڑان بھر گیا۔

''ویسے ذرا تصور تو کریں، اگر ایسا ہو تو کیسا لگے!'' ہم سب مسکراتے ہوئے ہمہ تن گوش ہو گئے۔ ''سڑک سے اتر کر ابو جی موٹر سائیکل امی کے حوالے کرتے کہ آگے تم چلاؤ۔ امی برقع سنبھالتی ہوئی آگے بڑھتیں اور موٹر سائیکل کا کنٹرول سنبھال لیتیں۔'' سب لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ ''پھر کہتیں، اجی ذرا اٹھیے تو سہی! آپ میرے برقعے پر بیٹھ گئے ہیں۔''

''ارے تو سنبھال کر بیٹھو ناں!'' ابو جی موٹر سائیکل سے اترتے ہوئے کہتے۔

''چلیں بیٹھیں، اب سنبھال چکی میں، پہلے ہی دیر ہو رہی ہے۔'' امی یہ کہتے ہوئے موٹر سائیکل بھگا لے جاتیں...... ڈرن ڈرن''

اب تو سب کے ساتھ امی بھی ہنس پڑیں اور جھک کر چپل اٹھائی عزیر کو مارنے کے لیے تو وہ جلدی سے بھاگ لیا۔ کیا آپ کا تخیل بھی آپ کے ساتھ ایسی اٹھکیلیاں کرتا ہے؟

آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس
ہومیو اور دیسی جڑی بوٹیوں کے حیرت انگیز نسخہ جات
حیرت انگیز نسخہ جات سے موٹاپے سے مکمل نجات پایئے
ایک ماہ میں 30 پاؤنڈ وزن کم کریں اور 6 انچ کمر کم کریں
سلمنگ کورس کے استعمال سے جسم کے اندر پیدا ہونے والی بیماریاں جو موٹاپے کا سبب بنتی ہیں ان کا مکمل خاتمہ کر کے جسم کو سمارٹ، پرکشش اور خوبصورت بناتا ہے اور دوبارہ موٹاپا ہونے سے مکمل روکتا ہے
آئیڈیل سلمنگ کورس
فری ہوم ڈلیوری
گارنٹی شدہ علاج
پاکستان ہومیو اینڈ ہربل کلینک چوہدری ٹاور پلازہ چوک چوبرجی لاہور
+92-42-37470123
+92-42-37470128
+92-0300-4370496
email: pkhhc@hotmail.com web: www.pkhhc.com
آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس

بزمِ خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

❖ شمارہ نمبر549 میں مسکان خان اور آمنہ بنت حبیب کے خطوط پڑھ کر ہمیں بھی کچھ ڈھارس بندھی کہ جس طرح ان کی چار پانچ سال پہلے کی کہانیاں یا تحریریں شایع ہوئی ہیں۔ تو ہمیں بھی امید ہے کہ شاید ہماری بھی کوئی چار پانچ سال پہلے کی تحریر اگر قابل اشاعت ہوئی، تو ان شاء اللہ ضرور شایع ہوگی، پردیس پڑھ کر شکر الٰہی میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ ''گھر'' کہانی بہت پسند آئی۔ نیا ناول رسم وفا بھی اچھا جا رہا ہے۔ درد کا درماں کے جوابات ہمیشہ کی طرح پر اثر و مطمئن تھے۔

(اہلیہ مفتی لطف الرحمٰن۔ جھنگ صدر)

❖ خواتین کا اسلام بہت اچھا جا رہا ہے۔ میں نے یہ رسالہ شمارہ نمبر530 سے پڑھنا شروع کیا۔ میں پہلے شمارے سے لے کر529 تک تمام شمارے منگوانا چاہتی ہوں۔ آپ مہربانی کر کے مجھے یہ بتا دیں کہ اس کے لیے مجھے آپ کو کتنے پیسے بھیجنے پڑیں گے اور اس کا کیا طریقہ کار ہے۔ (بنت ساجد۔ صادق آباد)

❖ خواتین کا اسلام کی بہت پرانی اور خاموش قاریہ ہوں۔ یہ میرا پہلا خط ہے۔ مجھے ماوراگل کی تحریر جوائنٹ فیملی سسٹم نے قلم اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔ ماوراگل نے جو کچھ لکھا وہ میرے دل کی آواز ہے جوائنٹ فیملی سسٹم میں یہی کچھ ہوتا ہے جو انہوں نے لکھا۔ ویل ڈن ماوراگل صاحبہ۔ میں بھی جوائنٹ فیملی سسٹم میں رہنے والی ایک بیٹی ہوں۔ جو ساٹھ افراد پر مشتمل ہے جس میں دادا، دادی ان کے دس بیٹے اور ان کی اولادیں ہیں ایک ہی گھر اور ایک ہی ساتھ کھانا پکانا ہے جس میں سراسر ایک دوسرے کی حق تلفی ہوتی ہے۔ اگر میں جوائنٹ فیملی سسٹم میں رہنے والی دیورانی جیٹھانی کی طعن و تشنیع والی لڑائی لکھوں تو شاید خواتین کا اسلام چھوٹا پڑ جائے۔ میرے لکھنے کا مقصد ہے کہ اپنی اولاد کو خصوصاً شادی شدہ بیٹوں کو علیحدہ ہی رکھا جائے کیوں کہ علیحدہ رہنے سے ہی محبت پیدا ہوتی ہے ہم تو صرف دعا ہی کر سکتے ہیں۔ (بنت حوا)

❖ خواتین کا اسلام کا نیا سلسلہ یعنی انٹرویوز، بہت پسند آیا لیکن ہماری ناقص رائے کے مطابق اگر آپ بھی بچوں کا اسلام کی طرح رائٹر بہنوں کے انٹرویوز شروع کر دیں تو بہت اچھا ہوگا۔ شمارہ نمبر548 سے شروع ہونے والی نئی قسط وار کہانی رسم وفا کی پہلی قسط ہی زبردست تھی لیکن تھوڑی جانی پہچانی لگی۔ اور پھر دوسری قسط پڑھ کر تو یقین ہوگیا۔ تو جناب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ کہانی ہم ماہنامہ حیا میں پہلے ہی پڑھ چکے ہیں لہٰذا مہربانی فرما کر کوئی نئی کہانی شروع کی جائے کیوں کہ ہم کم از کم خواتین کا اسلام سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ اس میں پہلے سے شایع شدہ کہانیاں شایع کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ ایک رائے یہ ہے کہ خواتین کا اسلام کا سالنامہ کسی ایک خاص موضوع کی بجائے مجموعی طور پر ایسا شایع کیا جائے جس میں ہر طرح کی کہانی اور مضمون ہو۔ (ماریہ انور۔ گوجرانوالہ)

❖ اپنی پہلی کہانی ''پتھر پہ چوٹ'' شایع ہونے پر اپنے رب کی شکر گزار ہوں اور آپ لوگوں کی احسان مند بھی۔ اس رسالے میں پہلے صفحے سے لے کر آخری صفحہ تک سب کچھ بہت زبردست ہوتا ہے۔ علاوہ اشتہارات کے رسم وفا بہت زبردست جا رہی ہے۔ لیکن اس میں کبھی کبھی ڈائجسٹوں کی جھلک محسوس ہوتی ہے۔ بہرحال مناجیہ جبیں کی بہترین کاوش ہے۔ محترمہ ساجدہ غلام محمد صاحبہ آپ کی نظم ''پردیس کی عید'' پڑھ کر دل بہت اداس ہوا۔ اللہ آپ کو اپنے دیس کی عید بھی نصیب کرے آمین۔ ام وردہ آپ شاید میری ہی ہم عمر ہیں کیوں کہ میری عقل بھی اکثر گھاس چرنے چلی جاتی ہے مگر میں بہت دیر یہی سوچتی رہی کہ مولانا صاحب اس صورت حال میں ہنس رہے ہوں گے یا رو رہے ہوں گے۔ اثر جون پوری صاحب کی نظم ''پائے'' پڑھ کر میں اچھل گئی کہ انہیں کیسے پتا کہ میں نے اسی ہفتے پائے بنائے تھے۔ اور اتفاق سے میں دہلی والی ہی ہوں اور پائے بھی مزیدار بنے تھے۔ جزاک اللہ آپ نے بھی تعریف کردی۔ مزہ دوبالا ہوگیا۔ یہ میرا پہلا تبصرہ ہے اگر حوصلہ افزائی کی گئی تو آیندہ ہر شمارے پر تبصرہ لکھنے کی کوشش کروں گی۔ (ام کامران احمد۔ کراچی)

❖ خواتین کا اسلام کے تمام سلسلے بہت اچھے جا رہے ہیں۔ مکمل ناول ''روگ'' کے بارے میں کیا کہوں؟ کچھ کہنے کے لیے الفاظ نہیں۔ انداز تحریر سے لے کر اسلوب اور کہانی، کہانی کی سیٹنگ...... ایک ایک چیز، ایک ایک نقطہ قابل تحسین ہے۔ شمارہ نمبر546 میں باجی ریحانہ تبسم فاضلی کا انٹرویو بہت اچھا لگا۔ خاص طور پر یہ جان کر کہ وہ ایک مجاہد کی ماں ہیں ان کی قدر و منزلت دل میں اور بڑھ گئی۔ اس شمارے میں ترکیبیں بھی بہت زبردست تھیں ام احمد حنین کو بہت بہت جزاک اللہ۔ شگفتہ کنول علی پور کا نیوز کاسٹر کے طور پر اضافہ اچھا لگا۔

(ام خضر نا گوری۔ گلشن اقبال)

❖ آج میں نے آپ کو لڑنے کے لیے خط لکھا ہے۔ آپ بہت عجیب ہیں۔ بچوں کا اسلام کے مدیر اگر ایک منٹ کے لیے بھی کہیں جائیں۔ قارئین کو اس کی روئیداد ضرور سناتے ہیں اور ایک آپ ہیں کہ مدیر بدل گئے شہر چھوڑ کر گاؤں چلے گئے۔ خواتین کا اسلام کے صفحات اشتہارات کے لیے بڑھا دیے گئے لیکن آپ نے ہمیں قاریات کو بتانا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ کو اندازہ بھی ہے کہ ہمیں کتنی کوفت ہوتی ہے جب آپ کچھ نہیں بتاتے۔ اب میری باتوں کے جواب ضرور دیجیے گا۔ ورنہ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔ (حافظہ حفصہ مجید۔ ساہیوال)

❖ قسط وار کہانی ''روگ'' ہم سب کو بہت پسند آئی جس نے پچھلے تمام ناولوں کے ریکارڈ توڑ دیے۔ یہ میرا پہلا خط ہے۔ میں نے مشترکہ خاندانی نظام کے متعلق ایک تحریر لکھی ہے۔ یہ میرے ذاتی تجربات ہیں۔ گنجائش ہو تو اسے ضرور شایع کیجیے گا۔

(ثناء شہزاد۔ لاہور)

ڈگوری مساج آئل

بغیر دوا کے جوڑوں اور پٹھوں کے درد کا خاتمہ

جوڑوں کمر آرتھرائٹس اور لقوہ کے باعث پیدا شدہ درد کے لئے نہایت موثر

ہر قسم کی جلد کے لئے کثیر المقاصد مالش کا تیل

ڈگوری ہربل آئل: جڑی بوٹیوں کا مرکب ہے' جلد میں جذب ہو کر مردہ خلیات کو دوبارہ زندہ کرتا ہے خاص طور پر شوگر والے خواتین و حضرات کیلئے بہت فائدہ مند ہے جن کے پاؤں کی انگلیاں' پاؤں اور ٹانگیں پاؤں کی ہتھیلیاں' پنڈلیاں درد کرتی ہیں اور سن ہو جاتی ہیں جیسے کوئی گوشت کاٹ رہا ہے۔ مختلف قسم کے دردوں اور موچ کی تکالیف کے خاتمے میں بہترین نتائج مہیا کرتا ہے۔ یہ مختلف قسم کے زخموں کیلئے ابتدائی طبی امداد کے طور پر استعمال ہونے والا تیل ہے۔ یہ تیل اندرونی چوٹ اور سوجن کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ چبھن اور درد سے راحت دیتا ہے۔ کھیلوں کی تھراپی کیلئے ایک مثالی تیل ہے۔

ڈگوری ایک کثیر المقاصد تیل ہے یہ کسی بھی مصنوعی کیمیکل سے پاک قدرتی جڑی بوٹیوں سے بنی ایک مصنوعات ہے۔ یہ جلد کے اندر گہرائی تک اثر کرتا ہے جو جلد کے نقصان شدہ خلیوں کی بحالی میں مدد کرتا ہے۔ یہ غیر صحت مند جلد کیلئے بھی موثر ہے یہ جوڑوں کے درد کیلئے بھی موثر ہے اور آرتھرائیس سے پیدا کردہ درد' پٹھوں کے دباؤ' موچ اور کمر کے درد کیلئے بھی موثر ہے۔ یہ کمزور ٹانگوں خصوصاً ان کیلئے جن کو چلنا دشوار ہو ان کیلئے تجویز کردہ ہے اس کی باقاعدگی سے مالش ہر عمر اور دونوں اجناس کیلئے نہایت موثر ہے۔

ڈیلر: بادشاہ دی ہٹی بوہڑ بازار راولپنڈی 0515533528

◎ خواجہ اسٹور بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ صدر کراچی ◎ محمد علی میڈیکوز آرام باغ کراچی ◎ خالد برادر مدنی سٹریٹ سکھر ◎ مصطفیٰ دواخانہ رسالہ روڈ راحت سینما حیدرآباد ◎ کنٹرول پنسار شاہی بازار لاڑکانہ ◎ خالد دواخانہ صرافہ بازار ایبٹ آباد ◎ ایس ایس ٹریڈرز 22 علامہ اقبال روڈ لاہور ◎ شاہی طبی دواخانہ چنیوٹ بازار فیصل آباد ◎ حبیب دواخانہ گھنٹہ گھر ملتان ◎ ملت دواخانہ گھنٹہ گھر پشاور

www.devapak.com

ہر قسم کے طبی مشورہ کے لیے 12 سے 6 بجے کال کریں گھر منگوانے کے 03335203553 یا skype پر آئیں DEVAPAK اپنا نام پتہ sms کر کے معلوماتی کتابچہ مفت منگوائیں 03457000088

میری جنت

نورین ایمان۔ساہیوال

سونی سونی ڈگر اجڑا اجڑا چمن
بن تیرے یہ نہ مہکے گا مشکِ ختن
ٹوٹ کر جیسے گر جائے گا یہ گگن
میری ماں تو ہے جنت میں مست و مگن
کیسے تجھ سے کہوں پھر سے آجا یہاں
میری ماں...... پیاری ماں......

گزرا وقت لوٹ کر تو نہیں آسکتا مگر ماضی کی باتیں ہمیشہ یادیں بن کر رہ جاتی ہیں۔ کچھ یادیں ہونٹوں پر مسکان سجادیتی ہیں تو کچھ یادیں بے اختیار آنکھوں میں آنسو لے آتی ہیں۔ایسی ہی کچھ انمول یادیں میرے ذہن میں میری ماں کے ساتھ بھی وابستہ ہیں، جنہیں میں بھلانا بھی چاہوں تو نہیں بھلاسکتی۔ کیوں کہ گھر کے کونے کونے میں میری ماں کی خوشبو بسی ہے۔جب بھی ماں کی یادیں دل و دماغ پر دستک دیتی ہیں تو بدن میں خوشی کی ایک انجانی سی لہر دوڑ جاتی ہے، مگر جب حقیقت کی دنیا میں واپس آتی ہوں تو وہی اجڑا چمن، وہی بکھرتا ہوا ایک گھونسلہ دکھائی دیتا ہے تو دل بے چین ہوجاتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ ابھی امی جی سامنے آجائیں تو ان کے گلے لگ جاؤں اور کہوں امی جی مجھے اپنے آنچل میں چھپالیجیے۔ مجھے زمانے کی دھوپ سے بچالیجیے۔آپ کو کیا معلوم ماں میں آپ کے بغیر کیسے رہتی ہوں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ 26 جون جمعہ کا ایک گرم دن تھا جب امی جی کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔وہ دو ماہ پہلے پیٹ میں پانی پڑنے کی وجہ سے بیمار ہوئی تھیں اور پھر دوبارہ صحت یاب نہ ہوسکی تھیں۔اس دن جب ابو اور بھائی جمعہ کی نماز پڑھ کر آئے تو ساڑھے تین بجے کا وقت تھا اور اس وقت امی جی گرمی کی شدت کی وجہ سے بار بار یہ کہہ رہی تھیں کہ میری چار پائی صحن میں کردو۔ برآمدے میں مجھے گھٹن محسوس ہورہی ہے مگر ہم مجبور تھے کیوں کہ صحن میں ابھی بہت دھوپ تھی اور لو چل رہی تھی۔میری بڑی باجی نے کہا:

’’امی جی!بس پانچ بج جائیں پھر ہم آپ کو صحن میں لے جائیں گے۔‘‘

یہ کہہ کر انہوں نے امی کو پانی کے چند گھونٹ پلائے۔بجلی بھی کئی گھنٹے سے نہیں تھی۔میں امی کو ہاتھ کے پنکھے سے ہوا دے رہی تھی۔ بڑی باجی نے ٹھنڈا پانی امی کے ہاتھ پاؤں پر ڈالا اوران کا منہ دھلایا تاکہ انہیں کچھ ٹھنڈک اور سکون محسوس ہو۔انہیں واقعی بے حد سکون محسوس ہوا تھا جب ہی وہ بولیں۔’’بیٹا! مجھے ٹھنڈے پانی سے نہلا دو اور مجھے صحن میں لے جاؤ۔‘‘

باجی اور بھائی نے مل کر چار پائی باہر نکالی کیوں کہ آدھے صحن میں چھاؤں ہوچکی تھی۔کچھ دیر تک امی بے بسی سے ہمیں دیکھتی رہیں۔ان کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کہ آج تک مجھے ان کی نگاہیں بھولتی ہی نہیں۔تھوڑی دیر بعد ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بمشکل اتنا کہا۔

’’سورۂ یٰسین......سورۂ محمد......‘‘

ہم سمجھ گئے کہ وہ کہنا چاہ رہی تھیں کہ میرے قریب بیٹھ کر سورۂ یٰسین اور سورۂ محمد پڑھو۔ہم سب نے وضو کیا اور سورتیں پڑھنی شروع کردیں۔ابھی دو بار ہی مکمل ہوئی تھی کہ عصر کی اذان شروع ہوگئی۔ میں نے امی کا ہاتھ پکڑ لیا۔باجی نے کہا۔’’امی جی!اذان کا جواب دیں اور کلمہ پڑھیں۔‘‘

امی جی منہ ہی میں جواب دینے لگیں۔جس کی تھوڑی سی آواز ہمیں بھی سنائی دے رہی تھی۔ جب موذن نے **اشھد ان محمد رسول اللہ** کہا تو میری امی نے ایک بار پھر کلمہ پڑھا اور کلمہ پڑھتے ہی میری پیاری ماں اس جہاں کو الوداع کہہ گئیں۔ میں نے اپنی امی کا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر چہرے کے ساتھ لگا رکھا تھا مگر جونہی تائی امی نے کہا کہ آپ کی امی فوت ہوگئیں تو میرے ہاتھوں سے خود بخود امی جی کا ہاتھ چھوٹ گیا۔آنکھوں سے آنسو تواتر سے بہنے لگے۔صبر کا پیمانہ لبریز ہورہا تھا مگر الحمدللہ چیخ چلا کر ہم نے اللہ کو ناراض نہیں کیا۔بس بے اختیار دل سے یہی دعا نکلی کہ اللہ پاک ہماری ماں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے۔ بہنوں سے یہی کہوں گی کہ پیاری بہنو!ماں باپ کا کوئی نعم البدل نہیں ہوسکتا، اپنی اولاد بھی نہیں۔اس لیے جن کے والدین اللہ کے فضل سے حیات ہیں، ان کی خوب خدمت کرکے اپنے دونوں جہاں اچھے بنالیں اور جن کے اللہ کے پاس جاچکے، ان کے لیے خوب دعائیں کریں اور روزانہ کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کرنے کا معمول بنالیں۔ان کے ملنے والوں اور قریبی رشتہ داروں کی خدمت واکرام کریں۔ یہ بھی ایسا ہی ہے کہ جیسے اپنے والدین کی خدمت کررہے ہوں۔

خواتین کا اسلام کے گیارہ سال مکمل ہونے پر

دعا نمبر

کے عنوان سے شمارہ 572

ان شاء اللہ 52 صفحات پر مشتمل خاص شمارہ ہوگا، جو ان شاء اللہ 26 فروری 2014ء کو شایع ہوگا۔تمام قاریات بہنوں کو دعوتِ عام ہے کہ قلم اٹھائیں اور ’دعا‘ کے پس منظر میں اپنی آپ بیتی، سچے واقعات، کہانیاں ہمیں لکھ بھیجیے۔صحابہ کرام، صحابیات، اکابر کے واقعات اور دعا سے متعلق اسلامی آداب کے مضامین کو بھی جگہ دی جائے گی۔

خیال رہے، وقت بہت کم رہ گیا ہے۔07 جنوری تک تحریریں ضرور ڈاک کے سپرد کردیجیے تاکہ آپ کی قابل اشاعت تحریریں خاص نمبر میں جگہ پاسکیں۔بس بہنیں قلم بدست ہوجائیں۔یہ خیال رہے کہ لفافے پر ’’برائے دعا نمبر‘‘ لکھنا مت بھولیے گا۔ **مدیر مسؤل**

بچوں اور نوجوانوں کے لیے منفرد ہفتہ وار انگریزی میگزین
The TRUTH

Subscription Charges
Rs. 1200 for 1 Year (52 Issues — 4 issues free)
Rs. 600 for 6 months (26 Issues — 2 issues free)
Rs. 300 for 3 months (13 Issues — 1 issue free)
Bank Account: The Truth Intr. Current A/c no. 0118-02008000106 Meezan Bank Gulshan-e-Maymar, Karachi
رقم میزان بینک کی کسی بھی برانچ میں جمع کرائیں اور ڈپازٹ سلپ کا سیریل نمبر دیے گئے مرکزی رابطہ نمبر پر بتادیں

کراچی: 0334-3372304 | حیدر آباد: 0300-3037026 | سکھر: 0300-9313528
کوئٹہ: 0333-7805339 | سرگودھا: 0321-6018171 | تربت: 0321-2140814
لاہور: 0300-4284430 | راولپنڈی: 0321-5352745 | ملتان: 0300-7332359
پشاور: 0314-9007293 | فیصل آباد: 0333-4365150

پرانے شمارے بھی منگوائے جاسکتے ہیں

سبسکرپشن اور دیگر معلومات کیلئے مرکزی رابطہ
ڈی 4-G-1/11 ناظم آباد نمبر 4 کراچی
0322-2740052, 021-36881355
www.thetruthmag.com | info@thetruthmag.com